سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2015

سوموار،7۔ ستمبر2015

(یوم الاثنین،22۔ ذیقعد1436ھ)

سولھویں اسمبلی: سولھواں اجلاس

جلد 16: شمارہ 9

631

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 7۔ ستمبر 2015

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات منصوبہ بندی و ترقیات اور کانکنی و معدنیات)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

سرکاری کارروائی

مسودات قانون پر غور وخوض اور ان کی منظوری

1۔ مسودہ قانون (ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2015 (مسودہ قانون نمبر 36 بابت 2015)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2015، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے مقامی حکومت و دیہی ترقی نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2015 منظور کیا جائے۔

2۔ مسودہ قانون اوکاڑہ یونیورسٹی 2015 (مسودہ قانون نمبر 25 بابت 2015)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون اوکاڑہ یونیورسٹی 2015، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے تعلیم نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون اوکاڑہ یونیورسٹی 2015 منظور کیا جائے۔

633

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولھویں اسمبلی کا سولھواں اجلاس

سوموار، 7- ستمبر 2015

(یوم الاثنین، 22- ذیقعد 1436ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں شام 4 بج کر 10 منٹ پر زیر صدارت جناب قائم مقام سپیکر سردار شیر علی گورچانی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری محمد علی قادری نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِo

وَإِذْ بَوَّأْنَا لِإِبْرٰهِيمَ مَكَانَ الْبَيْتِ
أَنْ لَّا تُشْرِكْ بِي شَيْئًا وَّطَهِّرْ بَيْتِيَ لِلطَّآئِفِينَ وَالْقَآئِمِينَ وَ
الرُّكَّعِ السُّجُودِ ﴿٢٦﴾ وَأَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَأْتُوكَ رِجَالًا وَّعَلٰى
كُلِّ ضَامِرٍ يَّأْتِينَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ ﴿٢٧﴾ لِّيَشْهَدُوا مَنَافِعَ لَهُمْ
وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ فِي أَيَّامٍ مَّعْلُومٰتٍ عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِّنْ بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ
فَكُلُوا مِنْهَا وَأَطْعِمُوا الْبَآئِسَ الْفَقِيرَ ﴿٢٨﴾ ثُمَّ لْيَقْضُوا تَفَثَهُمْ وَ
لْيُوفُوا نُذُورَهُمْ وَلْيَطَّوَّفُوا بِالْبَيْتِ الْعَتِيقِ ﴿٢٩﴾

سورۃ الحجّ آیات 26 تا 29

(اور ایک وقت تھا) جب ہم نے ابراہیم کے لئے خانہ کعبہ کو مقرر کیا (اور ارشاد فرمایا) کہ میرے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کیجیو اور طواف کرنے والوں اور قیام کرنے والوں اور رکوع کرنے والوں (اور) سجدہ کرنے والوں کے لئے میرے گھر کو صاف رکھا کرو (26) اور لوگوں میں حج کے لئے ندا کر دو کہ تمہاری طرف پیدل اور دبلے دبلے اونٹوں پر جو دور دراز رستوں سے چلے آتے ہوں (سوار ہو کر) چلے آئیں (27) تاکہ اپنے فائدے کے کاموں کے لئے حاضر ہوں اور (قربانی کے) ایام معلوم میں چہار پایاں مویشی (کے ذبح کے وقت) جو اللہ نے ان کو دیئے ہیں ان پر اللہ کا نام لیں اس میں سے تم خود بھی کھاؤ اور فقیر درماندہ کو بھی کھلاؤ (28) پھر چاہئے کہ لوگ اپنا میل کچیل دور کریں اور نذریں پوری کریں اور خانہ قدیم (یعنی بیت اللہ) کا طواف کریں (29)

وما علینا الا البلاغo

نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جناب عابد رؤف قادری نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تاجدار حرم ہو نگاہ لرم — ہم غریبوں کے دن بھی سنور جائیں ے
حامیٔ بے لساں کیا لہے گا جہاں — آپ کے در سے خالی الر جائیں ے
لوی اپنا ہیں غم کے مارے ہیں ہم — آپ کے در پر فریاد لائے ہیں ہم
ہو نگاہ لرم ورنہ چوکھٹ پہ ہم — آپ کا نام لے لے کے مر جائیں ے
مے لستو آؤ آؤ مدینے چلیں — دستِ ساقیٔ لوثر سے پینے چلیں
یاد رلھو الر اٹھ ی اِک نظر — جتنے خالی ہیں سب جام بھر جائیں ے
آپ کے در سے لوی نہ خالی گیا — اپنے دامن لو بھر کے سوالی گیا
ہو حبیب حزیں پر آقا نظر — ورنہ اوراق ہستی بکھر جائیں ے

سوالات

(محکمہ جات منصوبہ بندی و ترقیات اور کانکنی و معدنیات)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

جناب قائم مقام سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈا پر محکمہ جات منصوبہ بندی و ترقیات اور کانکنی و معدنیات سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، سردار شہاب الدین خان!

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میں عرض کرنا چاہتا تھا کہ میرے سامنے گھڑی ہے اور میں بشمول حکومتی بنچز 2:00 بجے سے یہاں بیٹھے ہوئے ہیں ہم اگر خود کو discipline کا پابند نہیں کر سکتے تو لوگوں کے discipline کی کیا بات کریں گے؟ آپ ٹائم دیکھ لیں 2:00 بجے کا اجلاس ہے اور 4:30 ہونے کو ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: سردار صاحب! میں اپنے چیمبر میں موجود رہا اگر کوئی ممبر یہاں پر نہیں ہوگا تو میں نے آ کر ان خالی بنچز سے تو باتیں نہیں کرنی۔ آپ لوگ آج آپس میں یہ decide کر لیں کل 10:00 بجے کا ٹائم ہے کل پورے 10:00 بجے یہاں پر اجلاس شروع ہو جائے گا لیکن یہاں پر آپ لوگوں کی موجودگی ضروری ہے اکیلا سپیکر یہاں پر بیٹھ کر کیا کرے گا؟

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! آپ کی بات بالکل درست ہے ہم احترام کرتے ہیں جب آپ exact ٹائم پر پہنچتے ہیں تو ممبران بھی پہنچ جاتے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: سردار صاحب! میں یہاں کسی کو مجبور نہیں کر سکتا بہر حال جو ٹائم ہے مجھے اُس پر کوئی اعتراض نہیں ہے کل اگر 10:00 بجے کہیں گے تو میں کل پورے 10:00 بجے یہاں chair پر موجود ہوں گا۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! یہ ensure کروانا تو آپ کا کام ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: میں اب تمام معزز ممبران کو کہہ رہا ہوں کل ٹائم پر آئیں تو کل ٹائم پر اجلاس شروع کر لیں گے۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! شکریہ

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! جو لوگ ٹائم پر آجاتے ہیں وہ بے چارے بیٹھے رہتے ہیں اس پر تو کچھ ہونا چاہئے آپ اگر کہہ دیں گے کیونکہ یہ ٹائم آپ نے ہی fix کرنا ہے اور اُسی پر کام چل جائے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! اس پر انشاء اللہ تجربہ کریں گے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! آپ مہربانی کریں۔ شروع کریں ہو جائے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: پہلا سوال ڈاکٹر مراد راس کا ہے، جی، ڈاکٹر صاحب! سوال نمبر بولیں۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! سوال نمبر 674 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: پی پی۔152 میں واٹر سپلائی اور سیوریج کے منصوبوں کی منظوری کی تفصیلات

*674: ڈاکٹر مراد راس: کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) محکمہ پی اینڈ ڈی نے پچھلے پانچ سالوں کے دوران پی پی۔152 لاہور میں واٹر سپلائی اور سیوریج کے کون کون سے کتنے منصوبوں کی منظوری دی، علیحدہ علیحدہ سال وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ب) ان میں سے کتنے منصوبے ایسے ہیں جن کو بروقت مکمل نہیں کیا جا سکا یہ منصوبے کب شروع کئے گئے اور ان کی مدت تکمیل کیا تھی، آگاہ کریں؟

(ج) ان منصوبوں کو بروقت مکمل نہ کرنے والے افسران کے خلاف کوئی کارروائی عمل میں لائی گئی اگر ہاں تو ان افسران کے نام، عہدہ و موجودہ تعیناتی سے آگاہ کریں؟

(د) آئندہ حکومت کوئی ایسے اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے کہ شروع کئے گئے منصوبے وقت پر مکمل ہو سکیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی وترقیات (ملک احمد کریم قسور لنگڑیال):

(الف) واسا لاہور میں محکمہ پی اینڈ ڈی پنجاب کی جانب سے پچھلے پانچ سالوں کے دوران پی پی۔152 لاہور کے لئے سیوریج کی مندرجہ ذیل چار سکیموں کی منظوری دی گئی تھی۔

(1) گلبرگ نور جہاں روڈ سے فردوس مارکیٹ تک کی سیوریج لائن کی تبدیلی
(لاگت 14.582 ملین روپے)

(2) ایم ایم عالم روڈ پر شمس الدین روڈ، گورومانگٹ روڈ اور مکہ کالونی پر ڈرین کی مرمت)
(لاگت 275.769 ملین روپے)

(3) برکت مارکیٹ گارڈن ٹاؤن میں بوسیدہ لائن (Force main) کی تبدیلی
(لاگت 32.945 ملین روپے)

(4) K بلاک ماڈل ٹاؤن میں 36 کے بوسیدہ سیوریج پائپ کی تبدیلی
(لاگت 122.100 ملین روپے)

مندرجہ بالا سکیموں کی مزید تفصیلات ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ب) فنڈز کی دستیابی کے مطابق ان منصوبوں کو مکمل کیا گیا۔ منصوبوں کے شروع ہونے اور مکمل ہونے کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) فنڈز کی دستیابی کے مطابق ان منصوبوں کو مکمل کیا گیا۔ متعلقہ افسران کی جانب سے کوئی کوتاہی نہ پائی گئی۔

(د) حکومت پنجاب اس بات پر خصوصی توجہ دے رہی ہے کہ شروع کئے جانے والے تمام منصوبوں کو بروقت مکمل کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! سوال کے جز (الف) میں انہوں نے کہا ہے کہ چار سکیمیں ادھر سیوریج کی ٹھیک کی گئی ہیں گلبرگ نور جہاں روڈ، ایم ایم عالم روڈ تو ایم ایم عالم میں نمبر 2 جو آرہی ہے وہ گورومانگٹ روڈ ہے میں صرف ان سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ان کو پتا ہے کہ گورومانگٹ روڈ کی حالت کیا ہے، اس میں سیوریج ڈالے جانے کے بعد یہ ٹھیک کی گئی ہے یا نہیں، اگر ٹھیک کی گئی ہے تو اس کی حالت ابھی تک اس طرح کیوں ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی و ترقیات (ملک احمد کریم قسور لنگڑیال): جناب سپیکر! یہ جو سکیم گورومانگٹ روڈ ہے یہ مرمت ہو گئی ہے، مکمل ہو گئی ہے اس میں completion period eleven months and five days تھا اور یہ six months میں مکمل ہو گئی تھی اور physical work hundred percent complete ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، ڈاکٹر مراد راس صاحب! وہ کہہ رہے ہیں کہ یہ سکیم مکمل ہے۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! میں چاہوں گا کہ پارلیمانی سیکرٹری میرے ساتھ چلیں آج کے اجلاس کے بعد اور ذرا چل کر گورومانگٹ روڈ پر گاڑی چلاتے ہیں۔ ہم دونوں وہاں پر صرف وہ گٹر جو سڑک پر ہیں ان کے سوراخ گنتے جائیں یہ سڑک کے درمیان میں ہیں نہ کہ سڑک کے right left میں ایک سائیڈ پر ہیں ہم صرف گن دیں کہ کتنے ہیں اور اُن کو کس طرح cover کرنا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر مراد راس صاحب! وہاں پر کام ہوا ہے؟

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! کام ہوا ہے مگر جو کام کی کوالٹی ہے وہ ایسی ہے کہ آپ سوچ بھی نہیں سکتے وہاں پر۔۔۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی و ترقیات (ملک احمد کریم قسور لنگڑیال): جناب سپیکر! سکیم کے حوالے سے ان کو اگر کوئی شکایت ہے تو یہ 09-2008 کی سکیم ہے یہ آج کی نہیں ہے، اس کو مکمل ہوئے آج پانچ سال ہو گئے ہیں اُس کے بعد اگر انہیں کوئی شکایت تھی تو اُس وقت جو Disbursing Authority تھی اُس محکمہ کے خلاف یہ complaint میں جاتے۔ ہم نے تو مکمل کر دی تھی اور اب پانچ سال بعد اگر اُس میں issue ہے تو اس کے لئے نیا question put کر دیں ہم اُس کو دیکھ لیں گے۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! زبردست بات ہے سوال پھر put کر دیں پھر ہم دو سال بعد یہاں پر آئیں گے کیونکہ یہ 2013 کا سوال ہے اور پھر یہ کہیں گے کہ جی پانچ سال پہلے سکیم مکمل ہوئی تھی یہ کیا بات ہوئی؟ اب میں صرف آپ کو اتنا بتا دوں میں آپ کے نالج کے لئے صرف دو منٹ میں please۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! کیونکہ جو حالات ہیں میں وہ بتانے لگا ہوں۔ یہ میرا حلقہ ہے اس لئے میں بتا رہا ہوں یہ چار سکیمیں جو گلبرگ نور جہاں روڈ، ایم ایم عالم، برکت مارکیٹ، کے بلاک ماڈل ٹاؤن یہ چار اتنی influence جگہیں ہیں جہاں پر کام کروانا کوئی issue نہیں ہے۔ یہ مین جگہیں ہیں آپ کو بھی پتا ہے، آپ بھی لاہور میں رہتے ہیں۔ معزز پارلیمانی سیکرٹری ذرا میرے ساتھ چلیں سیوریج کا کام بھی دیکھیں یہ کہہ رہے ہیں کہ یہاں تک انہوں نے کیا ہے یہ مکہ کالونی اور گورنمنٹ روڈ پر ڈرین کی مرمت ہوئی ہے یہ صرف میرے ساتھ مکہ کالونی چلے جائیں اور وہاں سیوریج کے حالات دیکھیں کہ کیا ہیں؟ جو پانی وہاں لوگ پیتے ہیں کیونکہ میں نے وہاں پر ایک ٹیم بلائی آپ صرف facts سن لیں جو نلکے میں سے پانی آرہا تھا ایک TDS ٹیسٹ ہوتا ہے وہ کروایا گیا اس میں دیکھنا ہوتا ہے کہ پانی میں solids کتنے ہیں 150 سے 200 ہونے چاہئیں ویسے پینے والے پانی کے 100 سے نیچے ہونے چاہئیں۔ گلبرک، مکہ کالونی کے پانی کے اندر 1200 سے 1500 آرہا تھا یہ سیوریج کا حال ہے کیونکہ سیوریج کا پانی پینے والے پانی کے ساتھ ہر جگہ mix ہو رہا ہے ان جگہوں پر کام کروانا بڑا آسان ہے مین سڑکیں ہیں، مین جگہیں ہیں powerful لوگ بیٹھے ہوئے ہیں پیسے والے لوگ ہیں وہ فون کرتے ہیں کہ جی آکر ٹھیک کریں وہ کر جاتے ہیں۔ جہاں پر ضرورت ہے وہاں پر کچھ نہیں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! اس کو چیک کروائیں جو ڈاکٹر صاحب نے نشاندہی کی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی و ترقیات (ملک احمد کریم قسور لنگڑیال): جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! آخری بات اسی سوال کے بارے میں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! دو جگہوں پر اس وقت سیوریج کا کام ہوا ہے please اس کو چیک کریں۔ خان کالونی کے سامنے فیروز پور روڈ پر اور عسکری-5 دونوں بالکل ساتھ ساتھ ہیں۔ میں جب ٹی ایم او کے پاس وہاں پر گیا تو پتا چلتا ہے کہ جب بارشیں ختم ہوں گی تو کام شروع ہو گا وہاں پر ان دونوں سڑکوں پر گاڑی نہیں چل سکتی۔ پیسے ٹی ایم او کو دے دیئے ہوئے ہیں 84 لاکھ کا فنڈ تھا وہ ٹی ایم او کو دیا ہوا ہے

بارشیں ختم ہو چکی ہیں کام کیوں نہیں شروع ہو رہا لوگ ہر روز فون کرتے ہیں خان کالونی اور عسکری 5 دونوں میں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! یہ نوٹ کریں اور اس کام کو کروائیں۔ ڈاکٹر صاحب آپ پارلیمانی سیکرٹری صاحب کو لکھ کر دے دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی و ترقیات (ملک احمد کریم قسور لنگڑیال): جناب سپیکر! جو ڈاکٹر صاحب سکیم discuss کر رہے ہیں ایک تو یہ اُس کو mingle اور mix کر رہے ہیں request یہ ہے کہ ہم نے سیوریج کا کام کیا ہے water supply کا کام نہیں کیا۔ اب یہ arsenic یا compounds کے elements کو discuss کر رہے ہیں تو وہ اس سیوریج سے related نہیں ہے وہ water supply کا کام ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ نے سیوریج کا کام کیا ہے تو وہ پینے کے پانی میں کیوں mix ہو کر آ رہا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی و ترقیات (ملک احمد کریم قسور لنگڑیال): جناب سپیکر! میری درخواست یہ ہے کہ جب ہم نے کام مکمل کیا تھا یہ 10-2009 کی سکیم ہے یہ مکمل ہو کر چل گئی تھی اب اگر اُس میں کوئی ایسا issue ہو گیا ہے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! بات یہی ہو رہی ہے کہ وہ کہہ رہے ہیں کہ سیوریج کا پانی mix ہو کر آ رہا ہے آپ کی سکیم complete ہو گئی 09-2008 اور 2010 جب بھی آپ نے مکمل کی ہے اس کو دوبارہ چیک کروالیں کہ پانی کیوں کہاں سے یہ mix ہو کر آ رہا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی و ترقیات (ملک احمد کریم قسور لنگڑیال): جناب سپیکر! ٹھیک ہے اس کو چیک کروا لیتے ہیں یہ دوسرا فرما رہے ہیں ٹی ایم او کا کام ہے تو اب ٹی ایم او کا جو کام نہیں ہو رہا تو پھر یہ لوکل گورنمنٹ سے question put کریں۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! لوکل گورنمنٹ کون ہے، کہاں پر ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: ہمارے منسٹر رانا ثناء اللہ خان یہاں موجود نہیں ہیں وہ کل آجائیں گے آپ کل پوائنٹ آف آرڈر پر بات کیجئے گا وہ کروادیں گے۔ اگلا سوال نمبر 3424 جناب احمد علی خان دریشک کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3425 بھی

جناب احمد علی خان دریشک کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔
ماشاء اللہ ڈاکٹر مراد راس دوسرا سوال بھی آپ کا ہے، سوال نمبر بولیں۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! سوال نمبر 3648 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور ڈویژن میں آئی ٹی اداروں سے متعلقہ تفصیلات

*3648: ڈاکٹر مراد راس: کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) لاہور ڈویژن میں آئی ٹی کے کتنے ادارے کام کر رہے ہیں، ان کے لئے پچھلے دو سالوں میں کتنے فنڈز مختص کئے گئے؟

(ب) انہوں نے مذکورہ بالا عرصہ کے دوران کن کن محکمہ جات کے ریکارڈ کو کمپیوٹرائزڈ کرنے کے لئے کیا کیا اقدامات اٹھائے، ان اداروں نے پچھلے پانچ سالوں کے دوران کون کون سے منصوبہ جات کو پایۂ تکمیل تک پہنچایا؟

(ج) ان اداروں کی مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی و ترقیات (ملک احمد کریم قسور لنگڑیال):

(الف) لاہور ڈویژن کے چاروں اضلاع (لاہور، قصور، شیخوپورہ، ننکانہ) میں آئی ٹی کا کوئی مخصوص ادارہ نہیں ہے تاہم چاروں ضلعی حکومتوں میں System Network Administrator کی سربراہی میں متعلقہ آئی ٹی ونگ اپنی ذمہ داریاں انجام دے رہے ہیں۔

پچھلے دو سالوں میں ان ضلعی حکومتوں میں مجموعی طور پر غیر ترقیاتی مد میں مختص کئے گئے بجٹ کی ضلع وار تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) لاہور ڈویژن کی چاروں ضلعی حکومتوں نے آئی ٹی کے شعبہ میں پچھلے پانچ سالوں میں کسی بھی ترقیاتی منصوبہ پر عملدرآمد نہ کیا ہے۔ تاہم صوبائی حکومت پنجاب انفارمیشن ٹیکنالوجی بورڈ اور مختلف صوبائی / ذیلی اداروں مثلاً محکمہ تعلیم، محکمہ صحت، محکمہ ٹرانسپورٹ، محکمہ پولیس، ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کے تعاون سے ضلعی حکومتوں کو آئی ٹی کے شعبے میں مختلف خدمات فراہم کر رہی ہے جن کی تفصیلات (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ج) مختلف محکمہ جات کے ریکارڈ کو کمپیوٹرائزڈ کرنے کا کام ضلعی حکومتوں کے تحت کام کرنے والے آئی ٹی کے اداروں کے دائرہ کار سے باہر ہے۔ تاہم لاہور ڈویژن میں چاروں ضلعی حکومتوں کے تحت کام کرنے والے آئی ٹی ونگز خاص طور پر ڈینگی، پرائس کنٹرول، ذمہ دار شہری، ون ونڈو کمپلینٹ سیل، ڈومیسائل وغیرہ جیسی خدمات فراہم کر رہے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! سوال کے جز (الف) میں انہوں نے بڑا interesting جواب دیا ہے کہ لاہور ڈویژن کے چاروں اضلاع (لاہور، قصور، شیخوپورہ، ننکانہ) میں آئی ٹی کا کوئی مخصوص ادارہ نہیں ہے اور یہ سب چاروں ضلعی حکومتیں ایک System Network Administrator کی سربراہی میں آئی ٹی ونگ سے اپنے کام کروا رہی ہیں۔ میرا ان سے یہ سوال ہے کہ ڈسٹرکٹ لاہور جو ہے it is the largest unit, uniform unit جو ایک administrative unit کام کر رہا ہے لاہور ڈسٹرکٹ میں پاکستان کا سب سے بڑا unit ہے اور اُس کے لئے اپنا آئی ٹی ڈیپارٹمنٹ نہیں ہے، آئی ٹی یونٹ نہیں ہے یہ بھی ذرا clear کرنا چاہتا ہوں کہ پاکستان کا سب سے بڑا Administrative Unit Lahore ہے ان کی ذرا details بتا دیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی و ترقیات (ملک احمد کریم قسور لنگڑیال): جناب سپیکر! پنجاب انفارمیشن ٹیکنالوجی بورڈ پورا ایک ادارہ ہے جو پورے پنجاب کو look after کر رہا ہے اور specially لاہور کو look after کر رہا ہے۔ انہوں نے question put کیا تھا کہ لاہور ڈویژن میں آئی ٹی کے کتنے ادارے کام کر رہے ہیں؟ تو ارفع ٹاور میں پنجاب گورنمنٹ کا ایک ادارہ ہے جو پورا کام کر رہا ہے اور وہ لاہور کے ساتھ ساتھ پورے پنجاب میں اپنی services provide کر رہا ہے۔ ہر ضلع میں ہم نے look after کرنے کے لئے ایک برانچ بنائی ہے وہ EDO,F&P کے under کام کر رہی ہے۔ لاہور میں بھی ہر ضلع میں یہی setup ہے پھر ہمارا پورا ایک سسٹم ہے وہ وہاں پنجاب انفارمیشن ٹیکنالوجی بورڈ میں کام کر رہا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: ارفع ٹاور لاہور میں پنجاب انفارمیشن ٹیکنالوجی بورڈ کے نام سے ایک ادارہ کام کر رہا ہے۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! دیکھیں، آپ بھی اس بات کو سمجھتے ہیں کہ اس کو decentralize کرنا کتنا ضروری ہے۔ ایک طرف پنجاب حکومت پوری طرح نعرے مارتی ہے کہ ہم ہر چیز computerize کر رہے ہیں، ہم ہر چیز کو آئی ٹی کے through کرنا چاہتے ہیں بلکہ کر بھی رہے ہیں ہم کو ہر روز بورڈ لگے ہوئے نظر آتے ہیں مگر جب ہم دیکھتے ہیں کہ ہر چیز ایک پنجاب کے ادارے کے نیچے کام کر رہی ہے اس کی کوئی ڈویژن نہیں ہے۔ انہوں نے اس کو decentralize کر کے بنایا ہے کہ یہ لاہور کا ہے، یہ ننکانہ کا ہے، یہ شیخوپورہ کا ہے اور یہ قصور کا ہے۔ میں تو صرف یہ example دے رہا ہوں کیونکہ یہ چاروں اضلاع سوال کے اندر ہیں۔ اس کے اندر کوئی decentralization نہیں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ کا ڈسٹرکٹ لیول پر کوئی پروگرام ہے؟

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! پہلے میری پوری بات ہو لینے دیں۔ آگے ہے کہ مختلف محکمہ جات کے ریکارڈ کو computerize کرنے کا کام ضلعی حکومتوں کے تحت کام کرنے والے آئی ٹی کے اداروں کے دائرہ کار سے باہر ہے۔ تاہم لاہور ڈویژن میں چاروں ضلعی حکومتوں کے تحت کام کرنے والے IT wings خاص طور پر ڈینگی، پرائس کنٹرول، ذمہ دار شہری، one window complaint cell ڈومیسائل وغیرہ جیسی خدمات فراہم کر رہے ہیں۔ یہاں پر صرف headings دے کر خانہ پُری ہوئی ہے، اس کا کوئی responsible نہیں ہے کہ ڈسٹرکٹ لاہور کے آئی ٹی کا یہ head ہے، ننکانہ ڈسٹرکٹ کے آئی ٹی کا یہ head ہے۔ ایک پنجاب پر بٹھا دیا گیا ہے اور اوپر سے نیچے تک صرف خانہ پُری کئے جا رہے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی و ترقیات (ملک احمد کریم قسور لنگڑیال): جناب سپیکر! میں نے ڈاکٹر صاحب کو پہلے تفصیلاً گزارش کی ہے کہ ہر ضلع میں EDO,F&P کے under یہ سارا پروگرام کنٹرول ہو رہا ہے۔ ہر ضلع میں آپ کو بھی پتا ہوگا کیونکہ آپ کے حلقے میں بھی آج کل ریونیو کا ریکارڈ computerized ہو رہا ہے، گرین ٹریکٹر سکیم چلی تھی وہ بھی آئی ٹی کے ساتھ کی تھی، صحت کے حوالے سے ہے اور فلڈ کے علاقوں میں جہاں کام ہو رہا ہے وہاں گورنمنٹ کا پورا database ہے۔ اس کو ڈسٹرکٹ لیول پر بھی کنٹرول کیا جاتا ہے اور پنجاب انفارمیشن ٹیکنالوجی بورڈ پر بھی کنٹرول کیا جاتا ہے۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! جو میں نے یہاں پڑھ کر سنایا ہے یہ تو اسی کو contradict کر رہے ہیں۔ یہ کہہ رہے ہیں کہ وہ تو ڈسٹرکٹ کے نیچے آتے ہی نہیں ہیں۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، سردار صاحب!

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! اس کے جز (الف) میں پوچھا گیا تھا کہ لاہور ڈویژن میں آئی ٹی کے کتنے ادارے کام کر رہے ہیں؟ اس کے جواب میں کہا گیا ہے کہ لاہور ڈویژن کے چاروں اضلاع (لاہور، قصور، شیخوپورہ، ننکانہ) میں آئی ٹی کا کوئی مخصوص ادارہ نہیں ہے تاہم چاروں ضلعی حکومتوں میں System Network Administrator کی سربراہی میں متعلقہ آئی ٹی ونگ اپنی ذمہ داریاں انجام دے رہے ہیں۔ غیر نشان زدہ سوالات میں ڈاکٹر مراد راس کا سوال ہے جس میں پوچھا گیا ہے کہ لاہور ڈویژن میں آئی ٹی کے کتنے ادارے کام کر رہے ہیں اور ان میں ملازمین کی تنخواہیں کتنی ہیں؟ جناب پہلے انہوں نے categorically جواب دیا ہے کہ کوئی کام نہیں کر رہا ہے اور اس میں categorically لکھا ہوا ہے کہ آئی ٹی ڈیپارٹمنٹ کام کر رہا ہے۔ اب اس کے بعد میں آپ کو کیا کہوں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: سردار صاحب! وہ کہہ رہے ہیں کہ ڈسٹرکٹ level پر EDO,F&P کا آفس نہیں ہے اس کو پنجاب انفارمیشن ٹیکنالوجی بورڈ جو ارفع کریم ٹاور میں ہے یہاں سے اس کو monitor کیا جا رہا ہے تو اس میں ابہام کیا ہے؟

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! یہ سوال اور اس کا جواب پڑھ لیں اور غیر نشان زدہ سوال میں بھی وہی سوال ہے اور اس کا جواب بھی پڑھ لیں پھر آپ خود فیصلہ کر لیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس میں problem کیا ہے مجھے بتائیں؟

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! اس میں انہوں نے لکھا ہوا ہے کہ لاہور ڈویژن کے چاروں اضلاع میں آئی ٹی کا کوئی مخصوص ادارہ نہیں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اضلاع میں نہیں ہے، یہی تو وہ بتا رہے ہیں۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میں دوبارہ سوال پڑھ دیتا ہوں۔ سوال ہے کہ لاہور ڈویژن میں آئی ٹی کے کتنے ادارے کام کر رہے ہیں؟ غیر نشان زدہ سوال میں پوچھا گیا ہے کہ لاہور ڈویژن میں آئی ٹی کے کتنے ادارے کام کر رہے ہیں، یہ بتائیں کہ میں نے بدلا کیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی و ترقیات (ملک احمد کریم قسور لنگڑیال): جناب سپیکر! سردار صاحب ذرا اس کو openly دیکھیں، یہ ایسے ہی question generate کر رہے ہیں۔ علیحدہ ادارہ کوئی کام نہیں کر رہا ہے بلکہ آئی ٹی کا ایک ہی ادارہ کام کر رہا ہے جس کا ہر ڈسٹرکٹ میں نیٹ ورک ہے جو ضلع میں under the EDO,F&P کام کرتا ہے اور اس کو پنجاب انفارمیشن ٹیکنالوجی بورڈ سے کنٹرول کیا جاتا ہے۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ایک ہی سوال کے دو جوابات کیسے ہو سکتے ہیں؟ جو یہ کہہ رہے ہیں وہ بات میں مانتا ہوں۔ میں آپ کے سامنے printed document رکھ رہا ہوں اس پر تھوڑا سا تو غور کریں۔

جناب قائم مقام سپیکر: سردار صاحب! اس پر انہوں نے جواب دیا ہے کہ separate کوئی ادارہ نہیں ہے، ڈسٹرکٹ لیول پر EDO,F&P کے ماتحت نیٹ ورک موجود ہے جن کو ارفع کریم ٹاور پنجاب انفارمیشن ٹیکنالوجی بورڈ سے monitor کیا جاتا ہے۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! پھر یہ اگلا جواب سن لیں، میں اسے دوبارہ پڑھ کر سناتا ہوں۔ لاہور ڈویژن میں آئی ٹی کا واحد ادارہ پنجاب آئی ٹی بورڈ ہے۔ یہ لاہور ڈویژن میں ہے۔ آپ جو بات کر رہے ہیں وہ میں مان رہا ہوں لیکن یہ جواب کدھر سے آگیا ہے؟ یہ تو printed ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! یہاں لکھا ہے کہ لاہور ڈویژن کے چاروں اضلاع میں آئی ٹی کا کوئی ادارہ نہیں ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی و ترقیات (ملک احمد کریم قسور لنگڑیال): جناب سپیکر! کوئی مخصوص ادارہ نہیں ہے، ہر محکمے میں وہ کام کر رہے ہیں۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! مخصوص ادارے سے کیا مراد ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی وترقیات (ملک احمد کریم قسور لنگڑیال): جناب سپیکر! یہ لکھا ہے اس کو پڑھیں کہ لاہور ڈویژن کے چاروں اضلاع (لاہور، قصور، شیخوپورہ، ننکانہ) میں آئی ٹی کا کوئی مخصوص ادارہ نہیں ہے تاہم چاروں ضلعی حکومتوں میں System Network Administrator کی سربراہی میں متعلقہ آئی ٹی ونگ اپنی ذمہ داریاں انجام دے رہے ہیں۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میں ان کی بات مان رہا ہوں۔ سوال ہے کہ لاہور ڈویژن میں آئی ٹی کے کتنے ادارے کام کر رہے ہیں؟ اب غیر نشان زدہ سوالات کے سوال نمبر 207 میں جز (الف) میں پوچھا گیا ہے کہ لاہور ڈویژن میں آئی ٹی کے کتنے ادارے کام کر رہے ہیں؟ اب یہ لفظ بہ لفظ وہی سوال ہے اور اس کا جواب الگ ہے۔ میں تو یہ بحث ہی نہیں کر رہا ہوں کہ کون سا جواب غلط ہے کون سا صحیح ہے بلکہ میں یہ پوچھ رہا ہوں کہ جب سوال ایک جیسے ہیں تو ان کے جوابات الگ کیسے ہو سکتے ہیں؟

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! آپ کی smile سے پتا چل گیا ہے کہ غلطی ہے، آپ کے چہرے سے پتا چل رہا ہے کہ غلطی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں۔ کوئی غلطی نہیں ہوئی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی وترقیات (ملک احمد کریم قسور لنگڑیال): جناب سپیکر! عرض یہ ہے کہ اس میں یہ پوچھا گیا تھا کہ لاہور ڈویژن میں کتنے ادارے کام کر رہے ہیں، آئی ٹی کا تو ایک ہی ادارہ کام کر رہا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ نے ادھر کیوں لکھا ہے کہ لاہور میں کوئی ادارہ کام نہیں کر رہا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی وترقیات (ملک احمد کریم قسور لنگڑیال): جناب سپیکر! کوئی مخصوص ادارہ نہیں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: مخصوص ادارہ کیا ہوتا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی وترقیات (ملک احمد کریم قسور لنگڑیال): جناب سپیکر! اس میں ہو سکتا ہے کہ کوئی پرنٹنگ کی غلطی نہ ہو گئی ہو otherwise ہم نے تو پہلے لکھ دیا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس کا proper جواب دیں اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب امجد علی جاوید کا ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! سوال نمبر 5650 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ میں معدنیات نکالنے سے متعلقہ تفصیلات

*5650: جناب امجد علی جاوید: کیا وزیر کانکنی و معدنیات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں کون کون سی معدنیات کہاں کہاں سے نکالی جاتی ہیں؟

(ب) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں نکالی جانے والی معدنیات سے سال 13۔2012 اور 14۔2013 میں کتنی آمدنی ہوئی؟

(ج) محکمہ نے 14۔2013 میں ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ترقیاتی منصوبوں کے لئے کتنی رقم مختص کی تھی؟

(د) کیا حکومت ریت نکالنے کے لئے فی گاڑی ٹیکس کی شرح کا تعین خود کرتی ہے یا ٹھیکیدار اپنی مرضی سے وصول کرتے ہیں، تفصیل بتائی جائے؟

وزیر کانکنی و معدنیات (جناب شیر علی خان):

(الف) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں صرف عام ریت پائی جاتی ہے جو کہ گوجرہ، دریائے راوی نزد بھسی کمالیہ اور قصبہ نواں لاہور سے نکالی جاتی ہے۔

(ب) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں معدنیات سے 13-2012 میں مبلغ -/7892908 روپے جبکہ 14-2013 میں مبلغ -/6372261 آمدنی ہوئی۔

(ج) محکمہ معدنیات نے 14-2013 میں ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ترقیاتی منصوبوں کے لئے کوئی رقم مختص نہ کی تھی کیونکہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں سوائے عام ریت کوئی اور معدن موجود نہ پائی گئی ہے۔

(د) حکومت پنجاب کی طرف سے پنجاب کے تمام اضلاع میں ریت کا شیڈول ریٹ مقرر ہے۔ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ریت کا شیڈول ریٹ مبلغ -/300 روپے فی سینکڑہ جبکہ بھسر / گھسر کا شیڈول ریٹ مبلغ -/100 روپے فی سینکڑہ ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! جز (الف) کے جواب میں محکمہ کی طرف سے جواب دیا گیا ہے کہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں صرف عام ریت پائی جاتی ہے جو کہ گوجرہ، دریائے راوی کے نزد بھی کمالیہ اور قصبہ نواں لاہور سے نکالی جاتی ہے۔ میں منسٹر صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا یہ انفارمیشن درست ہے یا اس میں کچھ فرق ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جناب امجد علی جاوید! آپ نے کوئی چیز ڈھونڈی ہوئی تو نہیں ہے؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں نے ڈھونڈی ہوئی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اسی لئے تو آپ پوچھ رہے ہیں۔ جی، منسٹر صاحب! انہوں نے تو کوئی معدنیات ڈھونڈی ہوئی ہے آپ سوچ کر جواب دیجئے گا۔

وزیر کانکنی و معدنیات (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! جو انہوں نے سوال کیا تھا اس کا جواب تو یہی ہے کہ ٹوبہ ٹیک سنگھ میں صرف دو جگہ کی لیز granted ہیں جہاں سے ریت نکالی جاتی ہے اگر کوئی illegal کہیں سے نکال رہا ہے تو وہ ایک علیحدہ بات ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جناب امجد علی جاوید!

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میرے حلقے میں نواں لاہور کے علاوہ تحصیل گوجرہ کے دو گاؤں چک نمبر 436 ج ب اور چک نمبر 437 ج ب leased ہیں۔ یہاں سے ریت نکالی جاتی ہے لیکن منسٹر صاحب کہتے ہیں کہ lease نہیں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر کانکنی و معدنیات (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! وہ اس لیز کا حصہ ہو سکتے ہیں لیکن دو leases granted ہیں۔ جو lease granted ہے انہوں نے ان کا area obviously نہیں پوچھا، اگر انہوں نے ایریا پوچھا ہوتا تو میں ان کا ایریا بھی گزارش کر دیتا۔ لیز کا کوئی specific area نہیں ہوتا کہ وہ دس ایکڑ پر ہوگی یا سو ایکڑ پر ہوگی، جو blocks بنائے جاتے ہیں شاید اس کے اندر وہ ایریا بھی شامل ہو جس کا یہ ذکر کر رہے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جناب امجد علی جاوید! منسٹر صاحب کہہ رہے ہیں کہ جو blocks بنائے جاتے ہیں ان میں یہ شامل ہوگا۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! نواں لاہور اور بھوسی دو proper الگ قصبے ہیں جس کا میں ذکر کر رہا ہوں مجھے نہیں پتا کہ یہ الگ الگ leases ہیں یا ایک ہے لیکن وہ علاقے الگ الگ ہیں اور وہ گاؤں بھی الگ ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب جو blocks بناتے ہیں وہ چیک کر کے جناب امجد علی جاوید کو بتا دیجئے گا۔ جناب امجد علی جاوید! آپ کو منسٹر صاحب بتا دیں گے۔

وزیر کانکنی و معدنیات (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! ضروری نہیں ہے کہ block ایک ہی موضع میں ہو بلکہ وہ کئی مواضعات پر مشتمل ہو سکتا ہے لیکن ٹوبہ ٹیک سنگھ میں جو lease granted ہیں وہ دو ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! جز (ب) میں یہ جواب دیا گیا ہے کہ 13-2012 میں 78 لاکھ 92 ہزار 908 روپے lease money ہے جبکہ 14-2013 میں یہ رقم 63 لاکھ 72 ہزار 261 روپے ہے یعنی 15 لاکھ روپے کی کمی آ گئی ہے جبکہ ہم دیکھتے ہیں کہ جو ریت کی ٹرالی تین ہزار روپے کی تھی اب وہ پانچ ہزار روپے کی ہو گئی ہے لیکن یہاں lease کی رقم 15 لاکھ روپے کم ہو گئی ہے۔ اس کی وجوہات کیا ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب! یہ رقم کم کیوں ہوئی ہے؟

وزیر کانکنی و معدنیات (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! یہ leases open auction کے ذریعے دی جاتی ہیں، وہاں پر جو بولی ہوئی ہو گی اسی کے مطابق lease grant کی گئی ہو گی چونکہ lease دو سال کے لئے ہوتی ہے کوئی lease lapse کر گئی ہو گی اور جو نئی lease grant کی گئی ہو گی اس وجہ سے ریونیو کم ہوا ہو گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جناب امجد علی جاوید!

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں یہی عرض کرنا چاہ رہا ہوں کہ یہ ساری چیزیں ڈیپارٹمنٹ کی ملی بھگت سے manage ہوتی ہیں اور یہ کہیں نہیں ہو رہا کہ کہیں کوئی چیز نیچے جا رہی ہو بلکہ ساری چیزیں اوپر جا رہی ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جناب امجد علی جاوید! بات یہ ہے کہ اخباری اشتہار ہے اس کے بعد auction کی ایک date دی جاتی ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! وہ manage ہوتا ہے اور وہاں pool ہوتے ہیں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ جا کر اس میں حصہ لے لیا کریں۔ آپ کو کس نے منع کیا ہے؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! چلو یہ چھوڑ کر next یہی کام شروع کر دیتے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: کسی کو کہہ دیا کریں اور pool ہونے سے بچا دیا کریں۔ یہ کوئی بات ہے؟ اگلا سوال محترمہ لبنیٰ ریحان کا ہے۔

محترمہ لبنیٰ ریحان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! سوال نمبر 1764 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

محکمہ مائنز اینڈ منرل کے تحت چلنے والے ہسپتالوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1764: محترمہ لبنیٰ ریحان: کیا وزیر کانکنی و معدنیات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) محکمہ مائنز اینڈ منرل کے صوبہ میں کتنے ہسپتال کہاں کہاں پر کام کر رہے ہیں؟

(ب) یہ ہسپتال کتنے کتنے بیڈز پر مشتمل ہیں، ان میں کون کون سے شعبہ جات ہیں؟

(ج) ان میں مریضوں کو کون کون سی سہولیات فراہم کی جارہی ہیں؟

(د) کیا حکومت ان میں بیڈز کی تعداد اور مزید نئے شعبہ جات میں اضافہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

(ہ) پچھلے دو سالوں کے دوران ان ہسپتالوں میں کتنے مریضوں کا علاج کیا گیا اور مفت دوائیاں فراہم کی گئیں؟

وزیر کانکنی و معدنیات (جناب شیر علی خان):

(الف) محکمہ مائنز اینڈ منرلز کے صوبہ پنجاب میں تین ہسپتال چوآ سیدن شاہ، ضلع چکوال، ڈنڈوت، ضلع چکوال اور خوشاب کے مقام پر کام کر رہے ہیں۔

(ب)

I۔ چوآ سیدن شاہ، ضلع چکوال کے مقام پر پچیس بیڈز کا ہسپتال کام کر رہا ہے جس میں ان ڈور، آؤٹ ڈور، ایکسرے، لیبارٹری ٹیسٹ، ایمرجنسی، آپریشن تھیٹر، لیبر روم کے شعبہ جات ہیں۔

II۔ خوشاب کے مقام پر بیس بیڈز کا ہسپتال کام کر رہا ہے جس میں ان ڈور، آؤٹ ڈور، ایکسرے، لیبارٹری ٹیسٹ، ایمرجنسی، آپریشن تھیٹر، لیبر روم کے شعبہ جات ہیں۔

III۔ ڈنڈوت، ضلع چکوال کے مقام پر پانچ بیڈز کا ہسپتال کام کر رہا ہے جس میں ان ڈور، آؤٹ ڈور، ایمرجنسی اور لیبر روم کے شعبہ جات ہیں۔

(ج) محکمہ مائنز اینڈ منرلز کے ہسپتالوں میں کانکن مریضوں کو OPD، ان ڈور، چوبیس گھنٹے ایمرجنسی، آپریشن تھیٹر، ایکسرے، ای سی جی، الٹرا ساؤنڈ، زچگی، لیبارٹری ٹیسٹ اور ایمبولینس سروس کی سہولیات میسر ہیں۔

(د) حکومت مائنز لیبر ویلفیئر ہسپتال، خوشاب میں فزیو تھراپی یونٹ کے قیام کا ارادہ رکھتی ہے۔ اس کے لئے فنانس ڈیپارٹمنٹ کو SNEs بھیجی جا رہی ہے۔ منظوری کی صورت میں سال 15-2014 کے دوران فزیو تھراپی کی سہولت مائنز لیبر ویلفیئر ہسپتال میں میسر ہو گی۔ مائنز لیبر ویلفیئر ہسپتال چوآ سیدن شاہ میں جراحی و طبی آلات خریدنے کے لئے بھی تجویز زیر غور ہے۔ اس کے علاوہ ADP کے تحت ایک دس بیڈز کا مائنز لیبر ویلفیئر ہسپتال چک نمبر 119 جنوبی، سرگودھا میں زیر تعمیر ہے جو جون 2014 تک مکمل ہو جائے گا۔

(ہ) پچھلے دو سالوں کے دوران محکمہ مائنز اینڈ منرلز کے ہسپتالوں میں 48726 کانکنان اور ان کے اہلخانہ کا علاج کیا گیا اور انہیں مفت ادویات فراہم کی گئیں جن کی تفصیل یوں ہے:۔

نمبر شمار	نام ہسپتال	2011	2012	کل تعداد
1	مائنز لیبر ویلفیئر ہسپتال، چوآ سیدن شاہ	6690	6521	13211
2	مائنز لیبر ویلفیئر ہسپتال خوشاب	10717	11260	21977
3	مائنز لیبر ویلفیئر ہسپتال، ڈنڈوت	7331	6207	13538
	کل تعداد	24738	23988	48726

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ لبنیٰ ریحان: جناب سپیکر! میں جواب سے مطمئن ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! جواب سے مطمئن ہیں۔ اگلا سوال نمبر 3426 جناب احمد علی خان دریشک کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ لبنیٰ ریحان کا ہے۔

محترمہ لبنیٰ ریحان: جناب سپیکر! سوال نمبر 1765 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

محکمہ مائنز اینڈ منرل کے سکولوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1765: محترمہ لبنیٰ ریحان: کیا وزیر کانکنی و معدنیات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ مائنز اینڈ منرل کے تحت صوبہ میں کہاں کہاں پر کتنے سکولز چل رہے ہیں؟

(ب) ان سکولوں میں ملازمین کے بچوں کو کیا کیا سہولیات فراہم کی جا رہی ہیں؟

(ج) اس وقت ان سکولوں میں بچوں اور بچیوں کی کتنی کتنی تعداد ہے اور کتنے کتنے اساتذہ اپنے فرائض سرانجام دے رہے ہیں، سکول وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

(د) کتنے سکولز ایسے ہیں جن میں اساتذہ و سائنس لیبارٹریز کی کمی ہے؟

(ہ) حکومت ان سکولوں کی missing facilities کو کب تک پورا کر دے گی، تاریخ و سال سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر کانکنی و معدنیات (جناب شیر علی خان):

(الف) محکمہ مائنز اینڈ منرلز کے تحت صوبہ میں اس وقت تین ہائی سکول، ایک مڈل سکول اور ایک پرائمری سکول کام کر رہے ہیں۔ تفصیل یوں ہے:

1. مائنز لیبر ویلفیئر بوائز ہائی سکول، مکڑوال، ضلع میانوالی
2. مائنز لیبر ویلفیئر گرلز ہائی سکول، مکڑوال، ضلع میانوالی
3. مائنز لیبر ویلفیئر گرلز ہائی سکول، ڈنڈوت، ضلع چکوال
4. مائنز لیبر ویلفیئر مڈل سکول، پڈہ، ضلع چکوال
5. مائنز لیبر ویلفیئر پرائمری سکول، ڈھوک برج، ضلع جہلم

(ب) ان سکولوں میں صرف کانکنان کے بچوں کو مفت تعلیم دی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ مفت درسی کتب، کاپیاں، یونیفارم اور میرٹ سکالرشپ بھی فراہم کئے جاتے ہیں۔

(ج) اس وقت ان سکولوں میں طلباء و طالبات اور اساتذہ کی تعداد کے بارے میں تفصیل یوں ہے۔

نمبر شمار	نام سکول	تعداد طلباء	تعداد طالبات	تعداد اساتذہ
1۔	مائنز لیبر ویلفیئر بوائز ہائی سکول، مکڑوال، ضلع میانوالی	980	۔	38
2	مائنز لیبر ویلفیئر گرلز ہائی سکول، مکڑوال، ضلع میانوالی	۔	550	23
3۔	مائنز لیبر ویلفیئر گرلز ہائی سکول، ڈنڈوت ضلع چکوال	۔	393	22
4	مائنز لیبر ویلفیئر مڈل سکول، پڈہ، ضلع چکوال	127	130	11
5	مائنز لیبر ویلفیئر پرائمری سکول، ڈھوک برج، ضلع جہلم	71	23	07

(د) مائنز لیبر ویلفیئر گرلز ہائی سکول مکڑوال، ضلع میانوالی اور مائنز لیبر ویلفیئر گرلز ہائی سکول ڈنڈوت، ضلع چکوال میں سائنس لیبارٹریز کی کمی ہے۔ اس کے علاوہ ان سکولوں میں اساتذہ کی 32 پوسٹیں خالی پڑی ہیں۔

(ہ) مائنز اینڈ منرلز کے سکولوں میں missing facilities کی تفصیل یوں ہے:

1۔ مائنز لیبر ویلفیئر بوائز ہائی سکول، مکڑوال، ضلع میانوالی

1۔ پرائمری سیکشن کی چار دیواری کی تعمیر

2۔ پانچ عدد لیٹرین کی تعمیر

3۔ پرائمری میں تین کلاس رومز کی تعمیر

4۔ کمپیوٹر لیب کا قیام

2۔ مائنز لیبر ویلفیئر گرلز ہائی سکول، مکڑوال، ضلع میانوالی

1۔ سائنس لیبارٹری کی کمی۔

2۔ کمپیوٹر لیبارٹری کا قیام۔

3۔ مائنز لیبر ویلفیئر گرلز ہائی سکول، ڈنڈوت، ضلع چکوال

1۔ سائنس لیب کی کمی

2۔ IT لیب / سیکشن کا قیام

3۔ سکول کے لئے نئی عمارت کی تعمیر۔

4۔ مائنز لیبر ویلفیئر مڈل سکول، پڈہ، ضلع چکوال۔

1۔ IT لیب کا قیام

مذکورہ بالا سہولیات کی فراہمی کے فنانس ڈیپارٹمنٹ کو SNEs بھیجی جا رہی ہیں۔ بجٹ کی دستیابی کی صورت میں 15-2014 میں missing facilities کو پورا کر دیا جائے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ لبنیٰ ریحان: جناب سپیکر! جواب کے جز (د) میں بتایا گیا ہے کہ 32 اساتذہ کی پوسٹیں خالی ہیں۔ میرا ضمنی سوال ہے کہ ان پوسٹوں کو کب تک fill کیا جائے گا؟ اور سائنس لیبارٹری کب تک بنانے کا ارادہ رکھتے ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر کانکنی و معدنیات (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! جب یہ جواب آیا تھا اس وقت 32 پوسٹیں خالی تھیں لیکن اب 41 پوسٹیں خالی ہیں۔ ہم نے 67 پوسٹوں کی سمری وزیر اعلیٰ کو بھجوا دی ہے اور انشاء اللہ اسی مالی سال میں یہ fill vacancies کرنے کی کوشش کریں گے۔ جہاں تک انہوں نے labs کا سوال کیا ہے اس سلسلے میں عرض ہے کہ مکڑوال میں بوائز ہائی سکول میں کمپیوٹر لیب قائم کر دی گئی ہے، اسی طرح مائنز ویلفیئر گرلز سکول ڈنڈوٹ میں بھی آئی ٹی لیب۔۔۔

(اذان عصر)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر کانکنی و معدنیات (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! مائنز لیبر ویلفیئر بوائز ہائی سکول مکڑوال میں پرائمری سیکشن کی چار دیواری اور کمپیوٹر لیب قائم کر دی گئی ہے، مائنز ویلفیئر گرلز ہائی سکول مکڑوال میں بھی کمپیوٹر لیب قائم کر دی گئی ہے، مائنز لیبر ویلفیئر گرلز ہائی سکول ڈنڈوٹ کے اندر بھی آئی ٹی لیب قائم کر دی گئی ہے اور مائنز لیبر ویلفیئر مڈل سکول بڈھچکوال کے اندر آئی ٹی لیب بنانے کا ارادہ ہے ہم نے اس کے لئے feasibility تیار کر لی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اگلا سوال نمبر 3427 جناب احمد علی خان دریشک کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2489 ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 6115 راجہ عبدالحنیف کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3285 محترمہ نگہت شیخ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3286 بھی محترمہ نگہت شیخ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 5581 محترمہ خدیجہ عمر کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose

of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 6132 چودھری عامر سلطان چیمہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب امجد علی جاوید کا ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! شکریہ۔ سوال نمبر 6159 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

چنیوٹ سے دریافت شدہ معدنیات کے ٹھیکہ جات سے متعلقہ تفصیلات

*6159: **جناب امجد علی جاوید:** کیا وزیر کانکنی و معدنیات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چنیوٹ کے مقام پر حال ہی میں دریافت ہونے والے لوہے، تانبے اور سونے کے ذخائر کو گزشتہ دور حکومت میں ایک کاغذی کمپنی کو کوڑیوں کے عوض الاٹ کر دیا گیا تھا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ڈی جی انٹی کرپشن اس کو انکوائری کے بعد غیر شفاف اور بددیانتی پر مبنی قرار دے چکے ہیں اور عدالت عالیہ ایک فیصلے کے ذریعے اس ٹھیکے کو منسوخ قرار دے چکی ہے؟

(ج) انکوائری کی روشنی میں اس میگا کرپشن میں کن افراد اور افسران کو ذمہ دار قرار دیا گیا، اس کی تفصیلات سے آگاہ کیا جائے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ عدالت عالیہ قومی خزانے کی اس لوٹ مار اور اختیارات کا ناجائز استعمال میں ملوث افراد کے خلاف ریفرنس نیب کو بھیجنے کی ڈائریکشن دے چکی ہے؟

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ عدالت عالیہ کی ڈائریکشن کے باوجود ابھی تک یہ ریفرنس نیب کو نہیں بھیجا گیا، اگر ایسا ہی ہے تو اس کی وجوہات سے آگاہ کیا جائے، کیا حکومت اس کیس کو نیب میں بھیجنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر کانکنی و معدنیات (جناب شیر علی خان):

(الف) یہ درست ہے کہ چنیوٹ کے مقام پر حال ہی میں دریافت ہونے والے لوہے، تانبے اور سونے کے ذخائر کو گزشتہ دور حکومت میں ایک کاغذی کمپنی کو کوڑیوں کے عوض الاٹ کر دیا گیا تھا۔ اس بابت پنجمن اور ERPL کے درمیان 2007-12-06 کو کانکنی کا معاہدہ طے پایا۔ اس معاہدہ کی رو سے لیز ERPL کو منتقل ہونی تھی۔

(ب) معاہدہ کی منسوخی کے بعد ERPL نے عدالت عالیہ سے رجوع کیا۔ عدالت عالیہ میں زیرالتواء ہونے کی وجہ سے ڈی جی انٹی کرپشن کی انکوائری نامکمل رہی لیکن یہ صحیح ہے کہ عدالت عالیہ اپنے حکم تاریخ 2010-08-16 کے ذریعے معاہدہ کو منسوخ قرار دے چکی ہے۔

(ج) عدالت عالیہ نے یہ کیس NAB کے سپرد کیا تھا چونکہ معاہدہ پر عملدرآمد نہیں ہوا تھا اس لئے NAB نے کیس کو بند کر دیا ہے۔

(د) عدالت عالیہ کے حکم کے بارے میں جواب (ج) میں بیان کر دیا گیا ہے۔

(ہ) جیسا کہ جواب (ج) میں بیان کیا گیا ہے کہ نیب نے عدالت عالیہ کی ڈائریکشن کے تحت انکوائری مکمل کر کے کیس کو بند کر دیا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! جواب کے جز (الف) میں یہ تسلیم کیا گیا ہے کہ چنیوٹ کے مقام پر حال ہی میں دریافت ہونے والے لوہے، تانبے اور سونے کے ذخائر کو گزشتہ دور حکومت میں ایک کاغذی کمپنی کو کوڑیوں کے عوض الاٹ کر دیا گیا تھا۔ اس بابت پنجمن اور ERPL کے درمیان 2007-12-06 کو کانکنی کا معاہدہ طے پایا۔ اس معاہدہ کی رو سے لیز ERPL کو منتقل ہوئی یعنی جرم ہوا اور complete ہو گیا۔ جواب جز (ب) میں بتایا گیا ہے کہ معاہدہ کی منسوخی کے بعد ERPL نے عدالت عالیہ سے رجوع کیا۔ عدالت عالیہ میں زیرالتواء ہونے کی وجہ سے ڈی جی انٹی کرپشن کی انکوائری نامکمل رہی لیکن یہ صحیح ہے کہ عدالت عالیہ اپنے حکم تاریخ 2010-08-16 کے ذریعے معاہدہ کو منسوخ قرار دے چکی ہے۔ جواب کے جز (ج) میں ہے کہ عدالت عالیہ نے یہ کیس NAB کے سپرد کیا تھا چونکہ معاہدہ پر عملدرآمد نہیں ہوا تھا اس لئے NAB نے کیس کو بند کر دیا ہے۔ اس میں میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اگر کوئی ڈکیتی ہو جاتی ہے اور مال ہضم کرنے سے پہلے پکڑ لیا جاتا ہے تو کیا اس کے خلاف کوئی کارروائی نہیں ہو گی؟ اس ملک کے اندر جواریوں کی ڈکیتیاں ہو رہی ہیں کیا یہ اس اسٹیٹ کے وسائل کے ساتھ ایسے چلتی رہیں گی ان بڑے لوگوں کو کوئی نہیں پوچھے گا؟ میں اس پر جواب چاہتا ہوں۔

وزیر کانکنی و معدنیات (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! چنیوٹ کے Iron ore سے متعلق بہت کچھ کہا گیا اور میڈیا کے اندر بھی اس حوالے سے کئی دفعہ بات ہوئی ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ پچھلے دور حکومت کے اندر ایک فرضی ERPL نامی کمپنی کو Iron ore کا بہت سارا area allot کر دیا گیا تھا۔ اس

حوالے سے نیب کی انکوائری اور ہائی کورٹ کے فیصلے سے متعلق عرض کروں گا کہ 2008 میں جب پاکستان مسلم لیگ(ن) کی پنجاب میں حکومت بنی تو میاں محمد شہباز شریف نے اس معاہدہ کو منسوخ کر دیا۔اس منسوخی کے خلاف کمپنی نے ہائی کورٹ سے رجوع کیا۔ہائی کورٹ میں دو سال تک یہ مقدمہ چلتا رہا۔دو سال کے بعد ہائی کورٹ نے حکومت پنجاب کے حق میں ایک مفصّل فیصلہ دیا جس میں کہا گیا کہ یہ منسوخی بالکل درست کی گئی ہے کیونکہ یہ الاٹمنٹ غلط کی گئی تھی۔ابھی صرف الاٹمنٹ ہی ہوئی تھی اور کمپنی کو physical possession نہیں ملا تھا۔یہ صرف کاغذوں کی حد تک معاہدہ تھا جو کہ منسوخ کر دیا گیا۔اس کی انکوائری نیب کو بھجوائی گئی لیکن نیب کا یہ مؤقف تھا کہ چونکہ اس پر کوئی transaction نہیں ہوئی اور یہ معاہدہ implement ہونے سے پہلے ہی منسوخ کر دیا گیا لہٰذا اس پر مزید کارروائی نہیں کی جاسکتی۔جب سال 2010 میں حکومت پنجاب کے حق میں یہ فیصلہ ہوا تو اس کے بعد حکومت پنجاب نے اس کے اُوپر بہت زیادہ کام کیا ہے۔

جناب سپیکر! سال 2013 میں وزیر اعلیٰ پنجاب کی direction پر محکمہ کانکنی و معدنیات نے resource estimation کے لئے کام شروع کیا جو کہ اب بھی جاری ہے۔انشاء اللہ تعالیٰ ہم پنجاب اور پاکستان کا یہ mineral resource ضائع نہیں ہونے دیں گے۔ہم نے کوشش کی تھی کہ نیب اس پیرائے میں انکوائری کرتی جو کہ معزز ممبر نے point out کیا ہے کہ اگر connivance کے ساتھ کوئی معاہدہ کیا جاتا ہے اور اس کو بروقت منسوخ کر دیا جائے تو ایسا معاہدہ کرنے والوں کے خلاف کارروائی کی جائے۔I am illiterate in that aspect کہ اس حوالے سے قانون کیا کہتا ہے؟ اگر اس قسم کی انکوائری کی جاسکتی ہے تو وہ ضرور ہونی چاہئے۔محکمہ کانکنی و معدنیات کو دوبارہ بھی نیب کے پاس جانا پڑے تو ہم جانے کے لئے تیار ہیں۔ہم محکمہ قانون سے اس بابت دوبارہ discuss کر لیں گے کہ کیا اس طرح کی کوئی انکوائری reopen کی جاسکتی ہے،ایک معاہدہ ہوا لیکن implement ہونے سے پہلے منسوخ ہو گیا تو کیا اس کے اوپر کوئی کارروائی کی جاسکتی ہے؟ میں معزز ممبر سے بالکل اتفاق کرتا ہوں کہ یہ معاہدہ بد نیتی پر مبنی تھا۔اس میں کوئی شک نہیں کہ اس لیز کے تحت پنجاب کے ایک بہت بڑے mineral resource پر ڈاکا ڈالنے کی کوشش کی گئی تھی اور الحمد للہ ہماری leadership نے اس کوشش کو ناکام بنایا ہے۔اگر محکمہ قانون ہمیں advise کرے گا تو ہم دوبارہ نیب کے پاس ضرور جائیں گے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! جو لوگ اس معاہدہ کے signatory تھے،جنہوں نے یہ deal allow کی اور جنہوں نے یہ sanction کی تھی کیا ان کے خلاف اب تک کوئی کارروائی کی گئی ہے؟

وزیر کانکنی و معدنیات (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! میں یہی گزارش کر رہا ہوں کہ جب یہ انکوائری نیب کے پاس گئی تو نیب نے اس کیس کو اس بنیاد پر close کر دیا کہ اس کے اندر کوئی transaction نہیں ہوئی اور before implementation of the contract it was cancelled لہٰذا اس پر مزید کارروائی نہیں کی جا سکتی۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! اگر نیب کارروائی نہیں کر سکتا تو جن لوگوں نے اس معاہدہ کو sign کیا تھا ان کے خلاف پبلک سرونٹس ایکٹ کے تحت تو کارروائی کی جا سکتی ہے۔ میں نے اپنے سوال کے جز (ج) میں ان لوگوں کے نام پوچھے ہیں۔ وہ کون سے پردہ نشین ہیں کہ محکمہ جن کے نام دینے سے گریزاں ہے، اربوں روپے کی ہونے والے ڈکیتی پکڑی گئی تو اس کے نام بتانے میں کیا امر مانع ہے، کیا اس میں بڑے بڑے افسر اور سیاست دان شامل ہیں اس لئے یہاں ان کے نام نہیں لئے جا رہے؟

وزیر کانکنی و معدنیات (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! I would be the last person جو کہ نام چھپائے گا۔ یہ کیس محکمہ انٹی کرپشن میں آج بھی pending ہے اور ابھی تک یہ کیس وہاں پر close نہیں ہوا۔ جن سرکاری افسران کا معزز ممبر ذکر کر رہے ہیں ان کے خلاف بالکل انکوائری under process ہے۔ اُس وقت صوبے کے جو چیف ایگزیکٹو تھے انہوں نے اس کو authorize کیا۔ محکمہ کے وہ افسران کہ جنہوں نے اس معاہدہ پر دستخط کئے ان کے خلاف آج بھی انکوائری pending ہے اور ہم اس کو pursue کر رہے ہیں۔ شاید نیب کے مؤقف کی وجہ سے محکمہ انٹی کرپشن بھی مزید آگے بڑھنے سے قاصر ہے۔ میں legal opinion لے کر اس ایوان کو آگاہ کروں گا کہ ہم اس پر مزید کیا کر سکتے ہیں؟ انشاء اللہ ہم اس بارے میں ضرور انکوائری کرائیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، بہت شکریہ

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال اسی سوال نمبر 6159 سے متعلقہ ہے۔ یہ درست بات ہے کہ معاہدہ پر عملدرآمد نہیں ہوا، منسوخ ہو گیا اور عدالت نے پنجاب حکومت کے حق میں فیصلہ کر دیا۔ حکومت یا ہمارے وزیر موصوف اب اس سے جان چھڑا رہے ہیں۔ میں اس معاہدہ کو Evil Nexus سمجھتا ہوں۔ یہ ایک شیطانی گٹھ جوڑ تھا۔ اس شیطانی گٹھ جوڑ میں کون ملوث ہے؟ یہی سوال کی اصل روح ہے جس کا جواب نہیں آیا۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب نے اس کا جواب دے دیا ہے۔ اب تمام سوالات مکمل ہو گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

محکمہ آئی ٹی کے قیام کے اغراض و مقاصد کی تفصیل

*3424: جناب احمد علی خان دریشک: کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) محکمہ آئی ٹی کا قیام کب عمل میں آیا نیز اس کے قیام کے مقاصد کیا تھے؟

(ب) محکمہ نے پچھلے پانچ سالوں میں صوبہ کے کتنے پرائیویٹ اور سرکاری اداروں کو آئی ٹی کے فروغ کے لئے سہولیات فراہم کیں۔ ادارہ وار مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) محکمہ آئی ٹی پنجاب (پنجاب انفارمیشن ٹیکنالوجی بورڈ PITB) کا قیام 1999 کو عمل میں آیا جو کہ حکومت پنجاب کی طرف سے ایک خود مختار ادارے کے طور پر قائم کیا گیا تھا۔ اس ادارے کا مقصد آئی ٹی کی صنعت کا تعاون، تعلیمی اداروں اور حکومت کے محکموں کے لئے آئی ٹی انفراسٹرکچر چالو کرنا اور آئی ٹی حکمت عملی تیار کرنا اور صوبے کی ترقی اور اقتصادی صورتحال کو بہتر بنانا ہے۔ مزید برآں آئی ٹی کے نئے مواقع پیدا کرنا اور e-governance کے فروغ، آئی ٹی کی تعلیم اور سافٹ ویئر ٹیکنالوجی پارکس کی تخلیق سے اس شعبے میں اقتصادی ترقی کو فروغ دینا ہے۔

(ب) پنجاب آئی ٹی بورڈ نے اپنے قیام سے لے کر اب تک صوبے کے بہت سارے سرکاری اداروں میں آئی ٹی کے فروغ کے لئے اقدامات کئے ہیں جن میں سے پچھلے پانچ سال میں کئے گئے چیدہ چیدہ اقدامات کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ڈی جی خان: فور سیکٹر پروگرام اور پی ڈی پی سے متعلقہ تفصیلات

*3425: جناب احمد علی خان دریشک: کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) 2011-12 اور 2012-13 میں ضلع ڈی جی خان میں فور سیکٹر پروگرام اور پی ڈی پی کے تحت کتنے فنڈز فراہم کئے گئے؟

(ب) ان فنڈز سے کون کون سے منصوبہ جات شروع کئے گئےاور یہ منصوبہ جات اب کن مراحل میں ہیں اور کتنے منصوبے کن وجوہات کی بناء پر بند پڑے ہیں؟

(ج) مذکورہ بالا پروگرامز کے تحت 14۔2013 میں ضلع ڈی جی خان میں کون کون سے منصوبے شروع کئے جائیں گے،ان کی تفصیل سے آگاہ کریں؟

وزیراعلیٰ(میاں محمد شہباز شریف):

(الف) سال 12۔2011 میں ضلع ڈی جی خان میں فور سیکٹر پروگرام کے 38 منصوبہ جات کے لئے 159 ملین روپے تفصیل پرچم(الف)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے اور پی ڈی پی (پنجاب ڈویلپمنٹ پروگرام) کے تحت 20 منصوبہ جات کے لئے 32 ملین روپے کے فنڈز فراہم کئے گئے۔ تفصیل پرچم(ب)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

فور سیکٹر پروگرام صرف مالی سال 12-2011 کے لئے شروع کیا گیا جس میں سکول ایجوکیشن، ہائر ایجوکیشن، صحت اور پانی کی فراہمی کے منصوبہ جات شامل تھے جبکہ پی ڈی پی مالی سال 08-2007 سے مالی سال 12-2011 تک کے لئے شروع ہوا جس میں انفراسٹرکچر کی بہتری اور صوبے کی معاشی حالت بہتر کرنے کے منصوبہ جات شامل تھے۔ مذکورہ منصوبہ جات 12-2011 میں ہی مکمل ہو گئے۔

(ب) مالی سال 12۔2011 میں فور سیکٹر پروگرام اور پی ڈی پی کے تحت شروع کئے گئے تمام منصوبہ جات مکمل ہو چکے ہیں۔

(ج) پی ڈی پی اور فور سیکٹر پروگرام 12-2011 میں مکمل ہو گئے تھے۔

ڈی جی خان ڈویژن میں آئی ٹی کے دفاتر وملازمین کی تعداد ودیگر تفصیلات

*3426: جناب احمد علی خان دریشک: کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ڈی جی خان ڈویژن میں آئی ٹی کے کل کتنے دفاتر ہیں؟

(ب) ان دفاتر میں گریڈ وار کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں، ان کی تنخواہوں اور ٹی اے/ڈی اے پر 13۔2012 میں کتنے اخراجات ہوئے؟

(ج) ان ملازمین نے مذکورہ ڈویژن میں ریکارڈ کی کمپیوٹرائزیشن کے لئے پچھلے پانچ سالوں میں کیا کردار ادا کیا، اس کی مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(د) پچھلے پانچ سالوں کے دوران ان آئی ٹی دفاتر کے لئے کتنا کتنا بجٹ فراہم کیا گیا اور یہ کن کن مدات و منصوبہ جات پر خرچ ہوا، سال وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ڈی جی خان ڈویژن میں آئی ٹی کے کل چار دفاتر ہیں جو کہ ڈویژن کے ہر ضلع کے متعلقہ EDO(F&P) کے زیر سایہ کام کر رہے ہیں۔

(ب) ان دفاتر میں کل 36 ملازمین کام کر رہے ہیں اور کل اخراجات برائے 2012-13 مبلغ 61,36,535 روپے ہیں۔ ضلع وار تفصیل درج ذیل ہے:

مظفر گڑھ: اس دفتر میں گریڈ وار کل اسامیوں کی تعداد 12 ہے جن میں 5 خالی اور 7 پر ہیں۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے سال 2012-13 میں تنخواہ کی مد میں مبلغ 17,91,960 روپے اور ٹی اے / ڈی اے کی مد میں 55,470 روپے اخراجات ہوئے۔

لیہ: گریڈ وار 10 ملازمین کام کر رہے ہیں۔ جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ سال 2012-13 میں تنخواہوں کی مد میں مبلغ 18,41,748 روپے اور ٹی اے ڈی اے کی مد میں 11,545 روپے کے اخراجات ہوئے۔

ڈی جی خان: اس دفتر میں گریڈ وار کل اسامیوں کی تعداد 11 ہے جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ سال 2012-13 میں ان کی تنخواہوں کی مد میں کل رقم 5,03,532 روپے خرچ ہوئے اور ٹی اے / ڈی اے کی مد میں کل رقم 28,620 روپے کے اخراجات ہوئے۔

راجن پور: اس دفتر میں گریڈ وار اسامیوں کی تعداد 9 ہے جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ سال 2012-13 میں ان کی تنخواہوں کی مد میں 18,92,320 روپے خرچ ہوئے جب کہ ٹی اے / ڈی اے کی مد میں 11,340 روپے کے اخراجات ہوئے۔

(ج) ان ملازمین کی مذکورہ ڈویژن میں ریکارڈ کی کمپیوٹرائزیشن کے حوالے سے چیدہ چیدہ تفصیلات درج ذیل ہیں:

1. کمپیوٹرائزڈ بجٹ بنانے میں معاونت
2. ضلعی دفتر خوراک کی گندم کی خریداری کے ریکارڈ کی تیاری میں معاونت
3. ضلعی ملازمین کو بنیادی کمپیوٹر ٹریننگ

4. ضلعی حکومت کے ہر دفتر کے ضروری ریکارڈ اور اہم معلومات کو تحصیل اور ضلعی سطح پر کمپیوٹرائز کر دیا گیا ہے۔
5. گورنمنٹ آف پنجاب کی فوڈ سٹیمپ سکیم09۔2008 کے حوالے سے آئی ٹی ڈیپارٹمنٹ کے ملازمین نے اہل مستحقین کا ریکارڈ ویب سائیٹ پر اپ لوڈ کیا۔
6. کمپیوٹرائزڈ ڈومیسائل کا اجراء اور متعلقہ ریکارڈ کو ویب سائٹ پر اپ لوڈ کرنا۔
7. سیلاب2010 میں متاثرین کے نقصانات کے ازالہ کے لئے گورنمنٹ آف دی پنجاب کی ہدایت پر آئی ٹی ڈیپارٹمنٹ نے کھاد، بیج اور وطن کارڈ کی فراہمی کے لئے ریکارڈ کو کمپیوٹرائزڈ کیا۔
8. آئی ٹی ڈیپارٹمنٹ نے سال09۔2008، 10۔2009 اور 2012 میں گرین ٹریکٹر سکیم کے تحت ریکارڈ کو کمپیوٹرائزڈ کیا گیا تاکہ قرعہ اندازی کو شفاف بنایا جا سکے۔
9. یوتھ انٹرن شپ پروگرام 2014 کے تحت گورنمنٹ آف دی پنجاب کی ویب سائٹ پر انٹرنی کی حاضری اور کارکردگی رپورٹس کو کمپیوٹرائزڈ کیا جارہا ہے۔
10. ترقیاتی کاموں کے ٹینڈر نوٹس کو PPRA کی ویب سائٹ پر اپ لوڈ کیا جاتا ہے۔

(د) پچھلے پانچ سالوں کے دوران آئی ٹی دفاتر کے لئے فراہم کیا گیا بجٹ سال وار تفصیلات کے ساتھ درج ذیل ہے:

مظفر گڑھ:

سال13۔2008 تک کل بجٹ1,42,59000 روپے تھا اور کل اخراجات98,02,670 روپے تھے۔

لیہ:

سال13۔2008 تک کل بجٹ106,85,000 روپے تھا اور اخراجات87,53,243 روپے تھے۔

راجن پور:

سال13۔2008 تک کل بجٹ10,27,1348 روپے تھا اور اخراجات82,35,477 روپے تھے۔

ڈی جی خان:

سال14۔2009 تک بجٹ کی فراہمی کل1,19,47,300 روپے کی حد تک کی گئی۔

جنوبی پنجاب کے اضلاع میں غربت کی حد سے نیچے زندگی گزارنے والوں کے بارے میں تفصیلات

*3427: جناب احمد علی خان دریشک: کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ Federal Bureau Survey of Statistics کے مطابق پنجاب میں 32.97 فیصد لوگ غربت کی حد سے نیچے زندگی گزار رہے ہیں اور ہر روز ساڑھے بارہ ہزار پاکستانی Below Poverty line جا رہے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ صوبہ میں غربت کی حد سے نیچے زندگی گزارنے والے زیادہ تر جنوبی پنجاب کے اضلاع میں رہائش پذیر ہے اور ضلع راجن پور میں غربت کا تناسب سب سے زیادہ ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان اضلاع کی بہتری کے لئے 09۔2008 میں Poor District Programme شروع کیا گیا تھا اس پروگرام کے تحت پچھلے پانچ سالوں کے دوران کون کون سے اقدامات اٹھائے گئے اور ان پر کتنے فیصد عملدرآمد ہوا، اس کی مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ 09۔2008 میں ضلع راجن پور کے لئے صحت اور تعلیم کے منصوبہ جات کے فنڈز مختص کئے گئے تھے، ان فنڈز سے پچھلے پانچ سالوں کے دوران کون کون سے منصوبہ جات مکمل کئے گئے، مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) غربت کی پیمائش کا فریضہ وفاقی حکومت بذریعہ منصوبہ بندی کمیشن سرانجام دیتی ہے تاہم Federal Bureau of Statistics کے سروے PSLM-2009 کے ڈیٹا پر مبنی Sustainable Development Policy Institute کی حالیہ رپورٹ Clustered Deprivation 2012 کے مطابق پنجاب میں Head Count Ratio کے غربت کی پیمائش کے طریقہ کے تحت 19 فیصد لوگ غربت کی حد سے نیچے زندگی گزار رہے ہیں۔

(ب) جواب (الف) میں بیان کی گئی SDPI کی رپورٹ کے مطابق یہ درست ہے کہ صوبہ پنجاب میں غربت کی حد سے نیچے زندگی گزارنے والی آبادی کا زیادہ تر حصہ جنوبی پنجاب کے اضلاع میں رہائش پذیر ہے اور ضلع راجن پور میں غربت کا تناسب سب سے زیادہ ہے۔ Head Count Ratio کے طریقہ کے تحت اس رپورٹ میں اضلاع کی Ranking کی گئی ہے۔ ضلع راجن پور میں غربت کی شرح 44 فیصد، مظفر گڑھ میں 40 فیصد، ڈی جی خان میں 36 فیصد، بہاولپور میں 33 فیصد اور لیہ میں یہ شرح 31 فیصد پائی گئی ہے۔

(ج) جی نہیں! 2008-09 میں ایسا کوئی پروگرام شروع نہ کیا گیا۔ البتہ مالی سال 2008-09 میں ADP Gr. Sr. No. 1417 کے تحت Poor District Programme کے نام سے ایک سکیم ADP میں شامل کی گئی جو نہ تو منظور ہوئی اور نہ ہی اس سکیم پر کوئی کام شروع ہو سکا۔

(د) شعبہ صحت: مالی سال 2008-09 میں ضلع راجن پور میں صحت کے شعبہ میں ایک منصوبہ شامل تھا جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

1. Missing Facilities in RHCs/BHUs, Rajanpur (Total cost Rs. 654.000 million)

اور یہ منصوبہ مالی سال 2008-09 میں ہی مکمل ہوا۔

شعبہ تعلیم: مالی سال 2008-09 میں ضلع راجن پور میں سالانہ ترقیاتی پروگرام برائے تعلیم کے تحت 15 سکولوں کی اپ گریڈیشن کے لئے 62.713 ملین روپے مختص کئے گئے۔ اس کے علاوہ PESRP کے تحت 75 سکولوں میں بنیادی سہولیات کی فراہمی کے لئے 130.221 ملین روپے کے فنڈز مختص کئے گئے۔

یہ منصوبہ جات مالی سال 2008-09 میں مکمل کر لئے گئے جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

کھیوڑہ مائنز کی جیالوجیکل حیثیت کو متعارف کروانے کے لئے اٹھائے گئے اقدامات کی تفصیلات

*2489: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر کانکنی و معدنیات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حکومت پنجاب نے کھیوڑہ مائنز کی منفرد جیالوجیکل حیثیت کو دنیا بھر میں متعارف کروانے کے از خود کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟

(ب) حکومت نے اس مقام کی لاکھوں سالوں پر محیط جیالوجیکل حیثیت کو محفوظ بنانے اور مزید ریسرچ کی سہولیات مہیا کرنے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟

(ج) کیا حکومت پنجاب اس سالٹ مائنز کے حوالہ سے اعلیٰ معیار کا ایک ریسرچ سنٹر قائم کرنے کو تیار ہے؟

وزیر کانکنی و معدنیات (جناب شیر علی خان):

(الف) حکومت پنجاب نے کھیوڑہ مائنز کا پٹہ پاکستان منرل ڈویلپمنٹ کارپوریشن کو دے رکھا ہے جو کہ حکومت پاکستان وزارت پٹرولیم و قدرتی وسائل کے ماتحت 1974 سے نمک کی کانکنی کر رہی ہے۔

کھیوڑہ سالٹ مائنز کی منفرد جیالوجیکل حیثیت کو دنیا بھر میں متعارف کروانے کے لئے میسرز پاکستان منرل ڈویلپمنٹ کارپوریشن نے نمک کی Abandoned مائن کو جدید بنیادوں پر بہتر بنا کر اسے ٹورسٹ مائن کا درجہ دیا ہے۔ یہ مائن کھیوڑہ کی منفرد جیالوجیکل پوزیشن کو متعارف کروا رہی ہے جس کا مطالعہ کرنے کے لئے ملکی اور غیر ملکی جیالوجسٹ ہر سال یہاں آتے ہیں۔

(ب) حکومت پنجاب کی زیر نگرانی میسرز پاکستان منرل ڈویلپمنٹ کارپوریشن اس مقام کی لاکھوں سالوں پر محیط جیالوجیکل حیثیت کو محفوظ بنانے اور ریسرچ کی سہولیات مہیا کرنے کے لئے جیالوجیکل اور مائننگ میوزیم کھیوڑہ میں قائم کر رہی ہے۔ اس کے علاوہ میسرز پاکستان منرل ڈویلپمنٹ کارپوریشن جیالوجی کے طلباء کو کھیوڑہ سالٹ مائنز پر تربیت کے لئے internship کی سہولت مہیا کرتی ہے۔

(ج) چونکہ حکومت پنجاب نے سالٹ مائنز کا پٹہ میسرز پاکستان منرل ڈویلپمنٹ کارپوریشن کو دے رکھا ہے اس لئے میسرز پاکستان منرل ڈویلپمنٹ کارپوریشن کھیوڑہ میں جیالوجیکل و مائننگ میوزیم قائم کر رہی ہے۔ تاہم پاکستان منرل ڈویلپمنٹ کارپوریشن جیالوجیکل سروے آف پاکستان کے ساتھ مل کر ریسرچ کرتے ہیں۔

راولپنڈی میں رنگ روڈ، نالہ لئی اور ٹی بی ہسپتال کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

*6115: راجہ عبدالحنیف: کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے راولپنڈی شہر کے ارد گرد رنگ روڈ بنانے، نالہ لئی کی تعمیر کرنے اور ٹی بی ہسپتال بنانے کے منصوبہ جات پر کام شروع کیا تھا؟

(ب) کیا ان منصوبہ جات کی فزیبلٹی رپورٹ بن چکی ہیں؟

(ج) کیا ان منصوبہ جات کے لئے سال 15-2014 میں فنڈز مختص کئے گئے ہیں، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(د) کیا حکومت ان منصوبہ جات کو شروع کرنے کے لئے فنڈز فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ان منصوبہ جات کی فزیبلٹی رپورٹس تیار کی گئیں تاہم مفاد عامہ کے پیش نظر کارآمد نہ پائی گئیں کیونکہ مذکورہ منصوبہ جات کی وجہ سے بہت سارے لوگ بے گھر ہو جانے تھے۔
مزید برآں گزشتہ سالوں میں ٹی بی ہسپتال راولپنڈی کا کوئی منصوبہ شروع نہیں کیا گیا۔

(ب) یہ درست ہے کہ ان منصوبہ جات کی فزیبلٹی رپورٹس تیار کی گئیں اور مفاد عامہ کے لئے کارآمد نہ پائی گئیں۔

(ج) مالی سال 15-2014 میں ان منصوبہ جات کے لئے فنڈز مختص نہیں کئے گئے کیونکہ یہ منصوبے مفاد عامہ کے حق میں نہیں ہیں۔ حکومت پنجاب کی جانب سے راولپنڈی میں ٹی بی ہسپتال کا کوئی منصوبہ شروع نہیں کیا گیا اور نہ ہی اس کے لئے کوئی فنڈز مختص کئے گئے۔

(د) مفاد عامہ کے پیش نظر یہ منصوبہ جات کارآمد نہ ہیں۔ حکومت کی جانب سے پورے پنجاب میں ٹی بی کنٹرول پروگرام جاری ہے۔

ضلع میانوالی: محکمہ معدنیات کی آمدن و دیگر تفصیلات

*3285: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر کانکنی و معدنیات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع میانوالی میں محکمہ معدنیات کو سال 13-2012 کے دوران کل کتنی آمدن ہوئی؟

(ب) ضلع میانوالی میں کون کون سی معدنیات پائی جاتی ہیں؟

(ج) ضلع میانوالی محکمہ معدنیات کو سال 11-2010 کے دوران کتنی رقم دی گئی ہے؟

(د) کتنی رقم سرکاری ملازمین کی تنخواہوں / ٹی اے، ڈی اے پر خرچ ہوئی، تفصیل سال وار بتائیں؟

(ہ) کتنی رقم سرکاری گاڑیوں کی مرمت / پٹرول پر خرچ ہوئی؟

(و) کتنی رقم کس کس ترقیاتی منصوبہ پر خرچ ہوئی؟

وزیر کانکنی و معدنیات (جناب شیر علی خان):

(الف) ضلع میانوالی میں محکمہ معدنیات کو سال 13-2012 میں -/20,17,52,264 روپے کی آمدن ہوئی جن میں -/18,83,78,270 روپے ڈائریکٹوریٹ جنرل مائنز اینڈ منرلز کو اور مبلغ -/1,33,73,994 روپے مائنز لیبر ویلفیئر آرگنائزیشن کو ایکسائز ڈیوٹی (لیبر لیوی) کی مد میں وصول ہوئے۔

(ب) ضلع میانوالی میں پائی جانے والی اہم معدنیات میں نمک، کوئلہ، جپسم، لیٹرائیٹ، باکسائٹ، ڈولومائیٹ، آئرن اور فائر کلے، سلیکا ریت، اوکر، لائم سٹون، عام ریت، گریول اور چکنی مٹی شامل ہیں۔

(ج) ڈائریکٹوریٹ جنرل کے دفتر اسسٹنٹ ڈائریکٹر، میانوالی کو سال 11-2010 کے دوران مبلغ -/54,37,000 روپے، انسپکٹوریٹ آف مائنز کے ماتحت ضلع میانوالی کے دفاتر کو سال 11-2010 کے دوران مبلغ -/98,59,100 روپے جبکہ مائنز لیبر ویلفیئر آرگنائزیشن کے ادارہ جات کو مبلغ -/1,46,51,819 روپے دیئے گئے۔

(د) ضلع میانوالی میں محکمہ معدنیات کے سرکاری ملازمین کی تنخواہوں / ٹی اے / ڈی اے پر کل اخراجات مبلغ -/2,65,83,334 روپے ہوئے، جن میں ڈائریکٹوریٹ جنرل مائنز اینڈ منرلز کے دفاتر پر مبلغ -/56,36,956 روپے، انسپکٹوریٹ آف مائنز کے دفاتر پر مبلغ -/82,91,190 روپے جبکہ مائنز لیبر ویلفیئر آرگنائزیشن کے اداروں میں تنخواہوں پر -/1,26,55,188 روپے کے اخراجات ہوئے۔

(ہ) ضلع میانوالی میں محکمہ معدنیات کی گاڑیوں کی مرمت / پٹرول پر کل اخراجات مبلغ -/8,66,054 روپے ہوئے۔ جن میں ڈائریکٹوریٹ جنرل مائنز اینڈ منرلز کے دفتر کی گاڑیوں کی مرمت پر -/59,906 روپے، پٹرول پر -/2,69,891 روپے کے اخراجات ہوئے۔ انسپکٹوریٹ آف مائنز میانوالی کے دفاتر کی گاڑیوں کی مرمت پر -/1,57,444 روپے اور پٹرول پر -/3,78,813 روپے کے اخراجات ہوئے جبکہ مائنز لیبر ویلفیئر آرگنائزیشن ضلع میانوالی کے ادارہ جات کو کوئی سرکاری گاڑی فراہم نہ کی گئی لہٰذا مرمت و پٹرول پر کوئی رقم خرچ نہیں ہوئی۔

(و) مائن سروے انسٹیٹیوٹ مکڑوال پر-/16,01,000 روپے خرچ ہوئے۔بوائز ہائر سیکنڈری سکول، مکڑوال پر-/79,99,000 روپے اور پانی کی فراہمی کی سکیم مکڑوال پر -/19,57,000 روپے کے اخراجات ہوئے۔

پنجاب میں نکالا جانے والا کوئلہ، نمک و دیگر تفصیلات

*3286: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر کانکنی و معدنیات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب کے اضلاع جہلم، چکوال، خوشاب اور میانوالی کے مختلف مقامات پر نمک و کوئلہ نکالا جا رہا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ نے ان اضلاع میں پرائیویٹ سیکٹر میں بھی نمک و کوئلہ نکالنے کے پٹہ جات دیئے ہیں؟

(ج) اگر ہاں تو وہ کتنے ہیں، پٹہ داروں کے نام اور پتا جات کیا ہیں اور یہ کب سے دیئے گئے ہیں اور ان سے حکومت کو 13-2012 میں کتنی آمدن ہوئی؟

وزیر کانکنی و معدنیات (جناب شیر علی خان):

(الف) یہ درست ہے کہ ضلع جہلم، چکوال، خوشاب اور میانوالی کے مختلف مقامات سے نمک اور کوئلہ نکالا جا رہا ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ محکمہ کی طرف سے ان اضلاع میں پرائیویٹ سیکٹر کو نمک اور کوئلہ نکالنے کے لئے پٹہ جات دیئے گئے ہیں۔

(ج) پرائیویٹ سیکٹر میں ضلع جہلم میں کوئلہ کے ستائیس پٹہ جات عطا شدہ ہیں جبکہ نمک کے دو پٹہ جات ہیں۔ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے ضلع چکوال میں کوئلہ کے 226 اور نمک کے 10 پٹہ جات عطا شدہ ہیں۔ ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔ ضلع خوشاب میں کوئلہ کے 69 اور نمک کے چھ پٹہ جات عطا شدہ ہیں۔ضمیمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔اسی طرح ضلع میانوالی میں کوئلہ کے 26 ضمیمہ (د) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے جبکہ نمک کا کوئی پٹہ پرائیویٹ سیکٹر میں عطا شدہ نہ ہے۔ عطا شدہ پٹہ جات کی تفصیلی معلومات بالترتیب بطور ضمیمہ (الف)، (ب)، (ج) اور (د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

محکمہ ہذا کو مذکورہ اضلاع کی تمام اعلیٰ معدنیات بشمول نمک اور کوئلہ 13-2012 میں درج ذیل آمدن ہوئی:

جہلم + چکوال	39,79,13,663/-روپے
خوشاب:	12,91,39,396/-روپے
میانوالی:	17,17,90,684/-روپے
کل رقم:	69,88,43,743/-روپے

صوبہ میں نمک اور کوئلہ کے ذخائر اور متعلقہ دیگر تفصیلات

*5581: محترمہ خدیجہ عمر: کیا وزیر کانکنی و معدنیات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب کے اضلاع جہلم، چکوال، خوشاب اور میانوالی کے مختلف مقامات سے نمک اور کوئلہ نکالا جا رہا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ نے ان اضلاع میں پرائیویٹ سیکٹر میں بھی کوئلہ اور نمک نکالنے کے پٹہ جات بھی دیئے ہیں؟

اگر ہاں تو وہ کتنے ہیں، یہ کب سے دیئے گئے ہیں اور ان سے حکومت کو 13۔2012 اور 14۔2013 میں کتنی آمدن ہوئی؟

وزیر کانکنی و معدنیات (جناب شیر علی خان):

(الف) یہ درست ہے کہ صوبہ پنجاب کے اضلاع جہلم، چکوال، خوشاب اور میانوالی کے مختلف مقامات سے نمک اور کوئلہ نکالا جا رہا ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ پنجاب معدنی مراعاتی قوانین مجریہ 2002 کے تحت محکمہ معدنیات نے پرائیویٹ سیکٹر میں صوبہ پنجاب کے اضلاع جہلم، چکوال، خوشاب اور میانوالی میں سمال سکیل مائننگ اور لارج سکیل مائننگ کے تحت کوئلہ کے پٹہ جات 1950 سے اور نمک کے پٹہ جات 1985 سے عطا کئے ہوئے ہیں جن کی تعداد درج ذیل ہے:

ضلع	نمک کے پٹہ جات	کوئلہ کے پٹہ جات
جہلم	02	26
چکوال	12	222
خوشاب	08	66
میانوالی	۔	25
ٹوٹل	22	339

سمال سکیل مائننگ کے تحت الاٹ شدہ پٹہ جات مثلاً نمک، کوئلہ وغیرہ کی رائلٹی ہر ضلع میں بذریعہ نیلام عام ٹھیکہ پر دی جاتی ہے جبکہ چکوال، جہلم کے لئے رائلٹی ایک گروپ کی صورت میں نیلام کی گئی ہے۔ نمک اور کوئلہ کی رائلٹی الگ نیلام نہ کی جاتی ہے۔ لارج سکیل مائننگ کے تحت رائلٹی بلاواسطہ گورنمنٹ کے خزانہ میں جمع کروائی جاتی ہے۔ اضلاع چکوال، جہلم، خوشاب اور میانوالی کی آمدن سال 13-2012 اور 14-2013 کی درج ذیل ہے:

نام ضلع	2012-13	2013-14
چکوال+ جہلم	39,79,13,663/- روپے	67,19,27,640/- روپے
خوشاب	12,91,39,396/- روپے	19,19,95,115/- روپے
میانوالی	17,17,90,684/- روپے	25,07,62,874/- روپے

چنیوٹ میں حالیہ معدنیات ذخائر سے متعلقہ تفصیلات

*6132: چودھری عامر سلطان چیمہ: کیا وزیر کانکنی و معدنیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) چنیوٹ میں حالیہ معدنیات کے ذخائر کس مقام پر دریافت ہوئے اور کتنے علاقے، کتنے رقبہ پر محیط ہیں، علاقہ اور رقبہ وار ذخائر کی تفصیلات فراہم کی جائیں؟

(ب) اس علاقہ میں اب تک کی تحقیق کے مطابق کون کون سی معدنیات اور دھاتیں دریافت ہوئی ہیں؟

(ج) مذکورہ ذخائر کی دریافت اور کھدائی کا ٹھیکہ کس ملک کی کس کمپنی کو دیا گیا ہے؟

(د) یہ ٹھیکہ / پٹہ / لیز جو بھی صورت ہے وہ کتنے عرصہ کے لئے ہے اور کس تاریخ کو دیا گیا، تفصیل فراہم کریں؟

(ہ) 2008 کے بعد ان ذخائر کی دریافت کے مقاصد کے لئے کس کس کمپنی کو ٹھیکہ دیا گیا؟

وزیر کانکنی و معدنیات (جناب شیر علی خان):

(الف) لوہے کے ذخائر چنیوٹ شہر اور قصبہ رجوعہ ضلع چنیوٹ کے نزدیک ملے ہیں۔ کل رقبہ جس میں معدنیات کے ذخائر کے لئے کام کیا جا رہا ہے وہ 28 مربع کلومیٹر ہے۔ ان ذخائر میں لوہے کے علاوہ کچھ اور معدنیات کے ملنے کے امکانات بھی ہیں۔ ابھی تک تلاش کا کام بین الاقوامی معیار کے مطابق جاری ہے اور تلاش کا یہ کام اکتوبر 2015 تک مکمل ہونے کا

امکان ہے جس کی رپورٹ فروری 2016 میں متوقع ہے، آنے کے بعد لوہے اور دوسری معدنیات کی مکمل تفصیلات سامنے آئیں گی۔

(ب) اب تک کی تحقیق کے مطابق لوہے کے ذخائر تو کافی مقدار میں موجود ہیں لیکن دوسری معدنیات کے بارے میں تفصیلات،تلاش کا کام مکمل ہونے اور رپورٹ آنے کے بعد سامنے آئیں گی۔

(ج) مذکورہ ذخائر کی بین الاقوامی معیار کے مطابق تلاش،ان ذخائر کی مقدار اور دوسری تفصیلات کے لئے ٹھیکہ عوامی جمہوریہ چین کی کمپنی میٹلر جیکل کارپوریشن آف چائنا(MCC) کو دیا گیا ہے۔

(د) یہ ٹھیکہ جو کہ صرف معدنیات کے ذخائر کی تلاش کے لئے ہے اپریل 2014 میں شفاف مسابقتی بولی(Open Competitive Bid) کے ذریعے MCC کو دیا گیا جو کہ 2015 میں مکمل ہو جائے گا۔

(ہ) 2008 کے بعد ان ذخائر کی بین الاقوامی معیار کے مطابق تلاش کے لئے 2014 میں MCC کو چنیوٹ اور رجوعہ ایریاز کے لئے ٹھیکہ دیا گیا اس کے علاوہ 18,000 مربع کلومیٹر پر محیط رقبہ کے لئے جیالوجیکل سروے آف پاکستان(GSP) کو جیوفزیکل سرویز (Geophysical Surveys) کا ٹھیکہ مئی 2013 میں دیا گیا۔ یہ رقبہ سرگودھا، چنیوٹ، فیصل آباد، ننکانہ صاحب، شیخوپورہ، لاہور اور قصور اضلاع میں واقع ہے۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

لاہور ڈویژن میں آئی ٹی کے اداروں سے متعلقہ تفصیلات

207: ڈاکٹر مراد راس: کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور ڈویژن میں آئی ٹی کے کتنے ادارے کام کر رہے ہیں، ان میں ملازمین کی تعداد کتنی ہے؟

(ب) ان اداروں کے پاس محکمہ کی کتنی کتنی گاڑیاں ہیں اور وہ کن مقاصد کے لئے استعمال ہو رہی ہیں، ادارہ وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ج) ان اداروں میں پچھلے پانچ سالوں کے دوران آئی ٹی کے فروغ کے لئے کیا کام کیا گیا۔ 14۔2013اور15۔2014کے لئے مزید کون کون سے پراجیکٹ کی تیاری ہورہی ہے؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) لاہور ڈویژن میں آئی ٹی کا واحد ادارہ پنجاب آئی ٹی بورڈ ہے جس کا قیام 1999 میں عمل میں آیا۔ پنجاب آئی ٹی بورڈ حکومت پنجاب کے مختلف اداروں میں آئی ٹی کے فروغ کے لئے نمایاں کردار ادا کر رہا ہے پنجاب آئی ٹی بورڈ کے ملازمین کی تعداد درج ذیل ہے:

1۔ ترقیاتی منصوبے 120ملازمین
2۔ غیر ترقیاتی منصوبے 130ملازمین
3۔ ضلعی دفاتر میں 04ملازمین

(ب) لاہور ڈویژن میں آئی ٹی کا واحد ادارہ پنجاب آئی ٹی بورڈ ہے ادارے کے پاس مختلف منصوبہ جات کی مد میں کل اٹھارہ گاڑیاں ہیں جو آئی ٹی کے فروغ کے لئے مختلف اداروں کے ساتھ کوآرڈینیش کے لئے استعمال ہو رہی ہیں۔

(ج) پنجاب آئی ٹی بورڈ نے اپنے قیام سے لے کر اب تک صوبے میں آئی ٹی کے فروغ کے لئے بہت سے اقدامات کئے ہیں جن میں سے پچھلے پانچ سال میں کئے گئے چیدہ چیدہ اقدامات مندرجہ ذیل ہیں:

شعبہ صحت:

1۔ پنجاب بلڈلائن 2۔ پنجاب ہیلتھ لائن
3۔ ادویات کے ذخیرہ اور فہرست کا نظام 4۔ بیماری کی نگرانی کا نظام
5۔ ڈینگی سرگرمی سے باخبر رکھنے کا نظام

شعبہ تعلیم:

1۔ آن لائن کالج داخلہ سسٹم 2۔ BISEانٹر آن لائن داخلہ

شعبہ پولیس:

1۔ ماڈل پولیس سٹیشنز 2۔ یونیفارم انونٹری کے نظام ساہیوال پولیس

شعبہ زراعت:

1۔ زرعی مشینری کی بحالی کے لئے 2۔ کسانوں کا لائیوسٹاک ڈیٹابیس
3۔ زراعت مارکیٹنگ انفارمیشن سروس

شعبہ ٹرانسپورٹ:

1۔ موٹر ٹرانسپورٹ مینجمنٹ انفارمیشن سسٹم
2۔ طالب علم بس کارڈ پراجیکٹ
3۔ ڈرائیونگ لائسنس کے اجراء کے لئے مینجمنٹ انفارمیشن سسٹم
4۔ آئی ٹی مشاورت اور کمانڈ اینڈ کنٹرول سنٹر برائے میٹرو بس

شعبہ برائے فروغ آئی ٹی:

1۔ انٹرپینور شپ پر CEO ٹاک سریز
2۔ مائیکرو سافٹ انوویشن سنٹر
3۔ کلاؤڈ کمپیوٹنگ)
4۔ آئی ٹی انفرااسٹرکچر تعیناتی اور اصلاح
5۔ مرکزی سروس ڈیسک
6۔ شہری رابطہ مرکز
7۔ پنجاب حکومت کی انٹرنیٹ پر آن لائن موجودگی کو بہتر بنانا
8۔ صوبے بھر میں انٹرنیٹ رابطہ قائم کرنا
9۔ ارفع سافٹ ویئر ٹیکنالوجی پارک
10۔ نقل وعمل کے سلیکشن کے لئے کمپیوٹریکون
11۔ ذمہ دار شہری ہیلپ لائن
12۔ IMEI کے ذریعے موبائل نمبر سے باخبر رہنا

شعبہ انسداد دہشت گردی:

انسداد دہشت گردی کی آٹومیشن

شعبہ مذہبی امور:

حج مانیٹرنگ سسٹم

شعبہ قانون:

1۔ قانون پورٹل (قوانین کی آن لائن دستیابی
2۔ لاہور ہائی کورٹ اور ضلعی عدالتوں میں نئے آئی ٹی اقدامات

متفرق شعبے:

1۔ پنجاب حکومت اور متعلقہ اداروں کی انٹرنیٹ پر ویب کی موجودگی
2۔ ڈومیسائل کے انتظام کا نظام
3۔ شہری رابطہ سنٹر
4۔ فعال نظام حکومت پنجاب ماڈل
5۔ سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور کے شہریوں کی انٹرنیٹ پر خدمات (CDGL)
6۔ شناختی مینجمنٹ (وطن کارڈز، زرعی کارڈز، گرین کارڈز)
7۔ ہر قسم کی قرعہ اندازی
8۔ مصنوعات کی ٹیسٹنگ لیب

2013-14اور 2014۔15 کے لئے مندرجہ ذیل منصوبہ جات پر کام ہو رہا ہے:

1۔ ای لرن پنجاب
2۔ شہریوں کی سہولت کے لئے سروس سنٹرز کا قیام
3۔ پنجاب پبلک مینجمنٹ اصلاحات پروگرام
4۔ پنجاب یوتھ انٹرن شپ پروگرام
5۔ جج مانیٹرنگ سسٹم
6۔ انسداد دہشت گردی کی آٹو میشن
7۔ منصوبہ بندی 9 انکیوبیٹر
8۔ قیمتوں کے کنٹرول کا نظام
9۔ سکول اصلاحات پروگرام
10۔ پولیس اصلاحات پروگرام

ضلع ساہیوال میں ہاؤسنگ کی واٹر سپلائی اور سیوریج کی سکیموں سے متعلقہ تفصیلات

545: جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ پی اینڈ ڈی نے پچھلے پانچ سالوں کے دوران پی پی۔222 ضلع ساہیوال میں ہاؤسنگ کی واٹر سپلائی اور سیوریج کی کتنی سکیمیں منظور کیں؟

(ب) یہ سکیمیں کتنی لاگت کی تھیں، ان میں کتنی تاحال مکمل نہیں ہو سکیں ان کی وجوہات سے آگاہ کریں؟

(ج) ان سکیموں کی تکمیل میں تاخیر کے باعث حکومت کو کتنا مالی بوجھ برداشت کرنا پڑے گا، یہ کب مکمل ہوں گی، تاریخ و سال سے آگاہ کریں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) محکمہ پی اینڈ ڈی نے پچھلے پانچ سالوں میں پی پی۔222 ضلع ساہیوال میں واٹر سپلائی کی دو سکیمیں اور سیوریج کی ایک سکیم منظور کی ہے جن کی تفصیل یوں ہے:۔

1۔ رورل واٹر سپلائی سکیم L-9/120 کمیر
2۔ رورل واٹر سپلائی سکیم L-9/112
3۔ سیوریج سکیم L-9/120 کمیر

(ب) ان سکیموں کی کل لاگت 129.612 ملین ہے۔جن کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

1	رورل واٹر سپلائی سکیم L-9/120 کمیر	78.408 ملین روپے
2	رورل واٹر سپلائی سکیم L-9/112	4.512 ملین روپے
3	سیوریج سکیم L-9/120 کمیر	46.692 ملین روپے
	ٹوٹل	129.612 ملین روپے

ان تین سکیموں میں سے دو سکیمیں رورل واٹر سپلائی سکیم L-9/112 اور سیوریج سکیم L-9/120 کمیر مکمل ہو چکی ہیں جبکہ رورل واٹر سپلائی سکیم L-9/120 کمیر تاحال نامکمل ہے۔

(ج) واٹر سپلائی سکیم کمیر L-9/120 تاحال مکمل نہ ہو سکی کیونکہ اس Unfunded سکیم کے لئے فنانس ڈیپارٹمنٹ نے 2 کروڑ 92 لاکھ روپے مالی سال 14-2013 میں جاری کئے لیکن محکمہ اوقاف کی طرف سے پانی کی ٹینکی کے لئے درکار زمین مہیا نہ کئے جانے کی وجہ سے بروقت کام شروع نہ ہو سکا اور 20 کروڑ کے فنڈز surrender کرنا پڑے۔تاہم محکمہ اوقاف کو زمین کی مد میں 34 لاکھ روپے کی ادائیگی کر دی گئی ہے۔اس سکیم کو دوبارہ محکمہ پبلک ہیلتھ کی سکروٹنی کمیٹی میں لایا گیا اور کمیٹی نے جولائی 2015 میں اس سکیم کے لئے ایک کروڑ 76 لاکھ روپے منظور کئے۔یہ فنڈز جاری ہونے کے بعد سکیم پر دوبارہ کام شروع کر دیا جائے گا۔

رپورٹیں

(میعاد میں توسیع)

جناب قائم مقام سپیکر: جناب امجد علی جاوید مجلس قائمہ برائے صحت کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

مسودہ قانون ممانعت شیشہ نوشی 2015 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے صحت کی رپورٹ ایوان پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

جناب امجد علی جاوید: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"The Punjab Prohibition of Sheesha Smoking Bill 2014 (Bill No.6 of 2014) moved by Ch Shahbaz Ahmad MPA (PP-143)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے صحت کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی
میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

جناب قائم مقام سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"The Punjab Prohibition of Sheesha Smoking Bill 2014 (Bill No.6 of 2014) moved by Ch Shahbaz Ahmad MPA (PP-143)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے صحت کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی
میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"The Punjab Prohibition of Sheesha Smoking Bill 2014 (Bill No.6 of 2014) moved by Ch Shahbaz Ahmad MPA (PP-143)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے صحت کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی
میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

جناب قائم مقام سپیکر: جناب احسن ریاض فتیانہ مجلس قائمہ برائے ٹرانسپورٹ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

سوال نمبر 2338/14 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ٹرانسپورٹ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

جناب احسن ریاض فتیانہ: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"Question No.2338/2014 moved by Mian Tariq Mehmood, MPA (PP-113)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ٹرانسپورٹ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے
کی میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

جناب قائم مقام سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"Question No.2338/2014 moved by Mian Tariq Mehmood, MPA (PP-113)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ٹرانسپورٹ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"Question No.2338/2014 moved by Mian Tariq Mehmood, MPA (PP-113)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ٹرانسپورٹ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

توجہ دلاؤ نوٹس

(کوئی توجہ دلاؤ نوٹس پیش نہ ہوا)

جناب قائم مقام سپیکر: اب ہم توجہ دلاؤ نوٹس لیتے ہیں۔ میاں طارق محمود کا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 877 ہے۔ وزیر قانون و پارلیمانی امور کی طرف سے request آئی ہوئی ہے، وہ اسلام آباد میں ہیں تو اس توجہ دلاؤ نوٹس کو pending کیا جاتا ہے۔

تحاریک استحقاق

(کوئی تحریک پیش نہ ہوئی)

جناب قائم مقام سپیکر: اب ہم تحاریک استحقاق لیتے ہیں۔ آج ایک ہی تحریک استحقاق محترمہ راحیلہ انور کی ہے۔ محترمہ! اس تحریک استحقاق کا کیا کرنا ہے؟

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! اس تحریک استحقاق کو pending رہنے دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: چلیں، اس تحریک استحقاق کو pending کیا جاتا ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جناب احسن ریاض فتیانہ پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! آج میرے ساتھ ایک بڑا عجیب و غریب واقعہ پیش آیا۔ میرے حلقے کے ایک آدمی کو ایک مسئلہ تھا جس کے لئے میں نے ایڈیشنل آئی جی ٹریفک سے ملنا تھا تو مجھے اطلاع ملی کہ وہ سکیورٹی خدشات کے مدنظر قربان لائن والے اپنے آفس میں shift ہو چکے ہیں۔ سائل اندر پہنچ گیا لیکن جب میں نے گیٹ پر جا کر پوچھا کہ میں نے ایڈیشنل آئی جی ٹریفک سے ملنا ہے تو مجھے کہا گیا کہ کوئی ممبر پارلیمنٹ without appointment ایڈیشنل آئی جی ٹریفک سے نہیں مل سکتا اور یہ اُن کے specific orders ہیں۔ جملہ پولیس افسران کے یہی orders ہیں کہ جب تک ہم سے اجازت نہ لی جائے بے شک ممبر ہو، وزیر ہو یا جو مرضی ہو، وہ اندر نہیں آ سکتا۔ یہ بات مجھے وہاں گیٹ پر موجود انچارج محمد نصر اللہ نے بتائی اور میں نے اُن کو کہا کہ ہم ممبران ہیں اور ہمیں استحقاق ہوتا ہے کیونکہ ہم یہاں پر عوام کے مسائل کے لئے آتے ہیں تو انہوں نے کہا کہ سکیورٹی خدشات بہت زیادہ ہیں۔ میں آپ سے صرف یہ پوچھنا چاہوں گا کہ سکیورٹی خدشات صرف پولیس والوں کے لئے ہیں اور پولیس افسران عوام کے مسائل کے حل کے لئے نہیں ہیں کیا وہ لوگ اپنے دفاتر میں صرف چھپنے کے لئے بیٹھے ہوئے ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: آپ کون سے پولیس آفیسر کو ملنے گئے تھے؟

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں رائے الطاف ایڈیشنل آئی جی ٹریفک سے ملنے گیا تھا۔

جناب محمد حسان ریاض: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جناب محمد حسان ریاض!

جناب محمد حسان ریاض: جناب سپیکر! میں بھی اسی دفتر میں گیا ہوں تو وہاں گیٹ پر موجود پولیس اہلکار نے مکمل وردی بھی نہیں پہنی ہوئی تھی اُس نے مجھے اندر جانے سے روک دیا۔ اُس نے کہا کہ ہم نے اندر سے پوچھا ہے تو انہوں نے کہا ہے کہ ان کو اندر نہیں آنے دینا۔ میرا سوال یہ ہے کہ اگر انہیں خطرہ ہے تو انہوں نے اپنی سکیورٹی کی وجہ سے اپنا دفتر بدلا ہو گا اور وہ اندر بحفاظت بیٹھے ہوں گے۔ اُن کو خطرہ اُس سائل سے ہے جو اندر جا چکا ہوا ہے جس کو میں نے بھیجا ہے کہ تم وہاں میرا انتظار کرو میں آتا ہوں۔ وہ سائل اندر بیٹھا ہوا ہے اور مجھے اندر نہیں جانے دیا جا رہا۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جناب احسن ریاض فتیانہ اور جناب محمد حسان ریاض! آپ اس معاملہ پر تحریک استحقاق لے کر آئیں تو ہم اس پر اُن سے جواب لیتے ہیں۔

تحاریک التوائے کار

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اب تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر 236/15 میاں طارق محمود کی ہے یہ پڑھی جا چکی ہے۔ جی، گوندل صاحب!

ایلیٹ ٹریننگ سکول بیدیاں روڈ پر دوران ٹریننگ وفات پانے والے کانسٹیبلوں کے ورثاء کو قانونی مراعات دینے کا مطالبہ

(---جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! شکریہ۔ یہ بات درست ہے کہ محکمہ پولیس میں اگر کوئی ملازم دوران سروس فوت ہو جاتا ہے تو اُس کے خاندان میں سے ایک فرد کو نوکری دی جاتی ہے۔ محکمہ پولیس میں اگر کوئی ملازم دوران ڈیوٹی پولیس مقابلہ میں یا اپنا دفاع کرتے ہوئے شہید ہو جاتا ہے تو آئی جی صاحب متوفی کی طرف سے جاری کردہ ہدایات اور رولز و قانون کے مطابق اُس کے بیٹے یا غیر شادی شدہ بیٹی اور اگر بیٹا یا بیٹی نہیں ہے تو اُس کے بہن یا بھائی یا پھر بیوہ کو ایک سے 5 گریڈ یا جونیئر کلرک یعنی جو بھی اُس کی qualification ہو اُس کے مطابق سروس دی جاتی ہے۔ مرحوم کانسٹیبل خیام رزاق جو کہ دوران ٹریننگ، ایلیٹ سنٹر بیدیاں، لاہور میں فوت ہو گیا تھا۔ مرحوم کانسٹیبل کی والدہ محترمہ مسماۃ کنیز فاطمہ کو رولز و قواعد کے مطابق تمام تر واجبات ادا کر دیئے گئے ہیں۔ اسی طرح سب انسپکٹر محمد رفیق جو کہ ملزمان کو عدالت سے واپس لے جاتے ہوئے ملزمان کی رائفل سے فائر ہونے کی وجہ سے فوت ہو گئے۔ رولز و قانون اور کمیٹی کی رپورٹ کے مطابق لواحقین کو تمام واجبات و بقایاجات ادا کر دیئے گئے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 459/15 جناب طارق محمود باجوہ کی ہے۔ جی، گوندل صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کا ابھی مفصّل جواب نہیں آیا تو اس تحریک التوائے کار کو pending فرما دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار کو next week تک کے لئے pending کرتے ہیں۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 430/15 جناب امجد علی جاوید، جناب محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ) اور محترمہ عائشہ جاوید کی ہے۔ جی، گوندل صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کو بھی پرسوں تک کے لئے pending کر دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو پرسوں تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 657/15 جناب محمد ناصر چیمہ، سردار وقاص حسن موکل، محترمہ خدیجہ عمر کی طرف سے ہے۔ جی، گوندل صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کو بھی pending کر دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو بھی next week تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 679/15 جناب امجد علی جاوید کی ہے۔ جی، گوندل صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کا ابھی جواب نہیں آیا لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی pending فرمالیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو بھی next week تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک نمبر 830/15 چودھری اشرف علی انصاری کی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! یہ تحریک التوائے کار out of turn پڑھی گئی تھی اس تحریک التوائے کار کا ابھی جواب نہیں آیا۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو بھی next week تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک 833/15 جناب جاوید اختر کی ہے یہ تحریک التوائے کار پڑھی جا چکی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! یہ تحریک التوائے کار بھی out of turn پڑھی گئی تھی اس تحریک التوائے کار کا جواب بھی ابھی نہیں آیا۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، بالکل یہ تحریک التوائے کار بھی out of turn پڑھی گئی تھی اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 15/839 محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری کی ہے۔ یہ تحریک التوائے کار بھی out of turn پڑھی گئی ہے اس تحریک التوائے کار کو آج کے لئے pending کیا گیا تھا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کا جواب بھی نہیں آیا۔

جناب قائم مقام سپیکر: گوندل صاحب! یہ تحریک التوائے کار تو آج کے لئے pending کی گئی تھی۔ یہ بڑا important matter تھا کیونکہ آج میٹرک کے ضمنی امتحانات شروع ہو رہے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کا جواب کل تک کے لئے pending کر لیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: گوندل صاحب! اس تحریک التوائے کار کا جواب کل منگوا لیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اگلی تحریک نمبر 15/698 سردار شہاب الدین خان کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 700 سردار شہاب الدین خان، محترمہ فائزہ احمد ملک کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 704 بھی سردار شہاب الدین خان، محترمہ فائزہ احمد ملک کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 15/708 سردار وقاص حسن موکل، محترمہ خدیجہ عمر، سردار محمد آصف نکئی کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 15/710 جناب احسن ریاض فتیانہ کی ہے۔ جی، فتیانہ صاحب!

تحصیل چک جھمرہ کے چک نمبر RB/156 میں قائم بی ایچ یو بنیادی سہولیات سے محروم

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "پاکستان" مورخہ 13۔جولائی 2015 کی خبر کے مطابق "محکمہ کی عدم توجہی بی ایچ یو چک نمبر RB/156 بنیادی سہولیات سے محروم"، "ماں اور بچے کی صحت کے مربوط پروگرام کے تحت بھرتی ہونے والے سٹاف کو ڈیوٹی سرانجام دینے میں مشکلات کا سامنا"، "وزیر اعلیٰ پنجاب، ڈی سی او فیصل آباد سے نوٹس لینے کی اپیل"۔ تفصیلات کے مطابق تحصیل چک جھمرہ RB/156 دھیڑ میں واقع بی ایچ یو محکمہ صحت کی عدم توجہی کے باعث بنیادی سہولیات سے محروم ہے۔ MNCH پروگرام کے تحت بھرتی ہونے والے دُور دراز سے ڈیوٹی کے لئے آنے والے female staff کو بی ایچ یو میں دیگر سنٹروں کی طرح رہائشوں کا انتظام نہ ہونے کی وجہ سے مشکلات کا سامنا ہے۔ سیوریج پائپ لائن اور گٹر ٹوٹے ہونے کی وجہ سے اور گندے پانی کی وجہ سے تعفن مختلف بیماریوں کا مؤجب بن رہا ہے۔ علاوہ ازیں بی ایچ یو میں جنگلی کیکر اور جھاڑیاں اور گندہ پانی مکھی، مچھر، سانپ، بچھو اور دیگر موذی کیڑے مکوڑوں کی افزائش اور ڈینگی وائرس پھیلنے کا موجب ہیں۔ ہسپتال کی کھڑکیوں کی جالیاں اور شیشے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں۔ بی ایچ یو کی اس ابتر صورتحال کی وجہ سے مریض بھی آنے سے کتراتے ہیں۔ چار دیواری جگہ جگہ سے ٹوٹی ہونے کی وجہ سے ملحقہ ڈیروں کے مکینوں نے بی ایچ یو کو گزر گاہ بنایا ہوا ہے اور ان کے جانور بھینس، بکریاں وغیرہ بھی چلتی پھرتی نظر آتی ہیں۔ MNCH کے سٹاف و اہل علاقہ اور نواحی حلقوں نے وزیر اعلیٰ پنجاب اور ڈی سی او فیصل آباد سے مطالبہ کیا ہے کہ ہسپتال کے تمام تر مسائل کو جلد از جلد حل کروایا جائے تاکہ علاقہ مکینوں کو صحت عامہ کی بہتر سے بہتر سہولیات میسر ہو سکیں لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! بنیادی مرکز صحت چک نمبر 156 ر۔ب تحصیل چک جھمرہ ضلع فیصل آباد چک جھمرہ سے تقریباً دس کلو میٹر دور میں

چک جھمرہ شاہ کوٹ روڈ پر واقع ہے۔اس بنیادی مرکز صحت میں صرف میڈیکل آفیسر کی ایک ہی رہائش ہے۔ ہسپتال کی عمارت اور رہائش اچھی حالت میں ہے، شیشے اور جالیاں مکمل ہیں، سیوریج کا نظام چالو ہے، ہسپتال میں کوئی جھاڑیاں وغیرہ نہ ہیں اور بیرونی دیوار کا کچھ حصہ قابل مرمت ہے۔ ہسپتال گاؤں کی آبادی کے ساتھ واقع ہے چونکہ یہ ہسپتال بڑی سڑک پر ہے اس لئے لوگوں کا ہسپتال میں اپنی ضرورت کے تحت آنا جانا رہتا ہے۔اس کے علاوہ گزرگاہ نہ ہے مین گیٹ کھلا ہونے کی وجہ سے اتفاقاً کوئی مال مویشی اندر آ سکتا ہے اس کے علاوہ عام طور پر اندر کوئی جانور نہیں ہوتا۔اگر کبھی برسات کے موسم میں گھاس پھوس ہو جائے تو اس کی بروقت کٹائی کر دی جاتی ہے۔ مروجہ قوانین کے تحت ایل ایچ وی بھرتی ہوئی ان کو میڈیکل آفیسر کی رہائش میں سے دو کمرے دے دیئے گئے ہیں۔یہ بنیادی مرکز صحت MNCH services کے حوالے سے 24 گھنٹے کھلا رہتا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے لہٰذا اس لئے تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ تحاریک التوائے کار کا وقت ختم ہوا۔

تعزیت

معزز ممبر شیخ اعجاز احمد کے بہنوئی کی وفات پر دعائے مغفرت

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ اعجاز احمد، ایم پی اے کے بہنوئی شیخ محمد خالد صاحب کل وفات پا گئے ہیں ان کے لئے دعائے مغفرت کی جائے۔

(اس مرحلہ پر ایوان میں دعائے مغفرت کی گئی)

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جناب امجد علی جاوید!

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میری گیارہ تحاریک التوائے کار تھیں۔ان میں سے ایک انتہائی اہم اور بھیانک خبر پر میری تحریک التوائے کار تھی۔ان گیارہ کی گیارہ تحاریک کو reject کر دیا گیا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اب تو میں آگے چلا گیا ہوں۔اس کو کل دیکھتے ہیں۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! شکریہ۔ آپ نے salaries کے حوالے سے اس دن مہربانی فرمائی تھی۔ آپ نے کہا تھا کہ meetings hold ہوں گی ایک meeting ہوئی ہے۔ ہمارے ممبران جاننا چاہ رہے ہیں۔ آج بھی ایک meeting ہونی تھی اس کا کچھ پتا ہے اور نہ کوئی موجود ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحبہ! آج لاء منسٹر صاحب اسلام آباد چلے گئے ہیں۔ اس دن ان کی بڑی detail میں meeting ہوئی تھی۔ اس میں تمام جماعتوں کے پارلیمانی لیڈرز موجود تھے۔ ان کا آپس میں شاید ایک دو معاملات پر اختلاف ہوا تھا تو آج کے لئے meeting pending ہوئی تھی۔ لاء منسٹر صاحب اسلام آباد چلے گئے ہیں۔ وہ صبح آئیں گے اور اس پر meeting کریں گے۔ انشاء اللہ اسی session میں امید ہے کہ کچھ نہ کچھ ہو جائے گا۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! آپ کی بہت مہربانی۔ سارے معزز ممبران آپ کو یاد رکھیں گے اس لئے آپ یہ ضرور عنایت کیجئے گا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، مہربانی۔ اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں۔

کورم کی نشاندہی

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! کورم پورا کرائیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، کورم کی نشاندہی کی گئی ہے۔ گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے۔ پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب قائم مقام سپیکر: گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے لہٰذا اب اجلاس بروز منگل مورخہ 8۔ ستمبر 2015 صبح 10:00 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔